صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 4 جون 2003ء بمطابق 3 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ المُلکَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الخَیرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌO تُولِجُ الَّیلَ فِی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فِی الَّیلِ ۫ وَتُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَتُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ ۫ وَتَرزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَیرِ حِسَابٍO لَّا یَتَّخِذِ المُؤمِنُونَ الکٰفِرِینَ اَولِیَآءَ مِن دُونِ المُؤمِنِینَ ۚ وَمَن یَّفعَل ذٰلِکَ فَلَیسَ مِنَ اللّٰہِ فِی شَیءٍ اِلَّآ اَن تَتَّقُوا مِنھُم تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفسَہٗ ؕ وَاِلَی اللّٰہِ المَصِیرُ۔

(ترجمہ): کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔ مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔ وآخِرُ الدَّعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

محترمہ زبیدہ خاتون: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

محترمہ زبیدہ خاتون: سر! آپ ہمیں بالکل ہی فلور نہیں دیتے۔ مہربانی فرمائیں، سر۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔ زه ستاسو توجه دے یو خبر طرف ته جی راا ړومه۔ شیخ رشید یو بیان ورکړے دے چه "سرحد کی ان پڑھ حکومت سرمایہ کاری کا راستہ روک رہی ہے" بیا ئے لاندے لیکلی دی جی چه "سرحد میں امن وامان کی صورتحال خراب ہے" نو اول خو جی شیخ رشید ته مونږ دا چیلنج ورکوؤ چې مونږه دنیاوی علم هم حاصل کړے دے دینی علم مو هم حاصل کړے دے، چې دے کوم علم کښې مونږ سره مقابله کوی، مونږ ده ته چیلنج ورکوؤ۔ دویمه خبره دا ده، دا خبره په ریکارډ باندې ده چې د امن و امان او د لاء اینډ آرډر مسئله په صوبه سرحد کښې د ټولو نه زیاته او په ټاپ باندې بهتره ده جی۔ مونږه الحمد لله د خپل قوم د پاره د خپل ملک د پاره باعث شرم نه یو ګرځیدلی خپل ځان ته نظر پکار دے۔ مونږه سره دینی علم هم شته مونږ سره دنیاوی علم هم شته۔ مونږ د دې شدید مذمت کوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: منسټر صاحب خو دا خبره اوکړله، دا ډیره اهمه خبره ده۔ شیخ رشید صاحب زمونږه یو معزز مرکزی وزیر دے۔ هغوې پریس کانفرنس کښې پرون وئیلے وو چې د صوبه سرحد حکومت د ان پړهو حکومت دے۔ د صوبه سرحد اسمبلی او د صوبه سرحد وزیران چې دی نه ان پړه دی، دا خبره بالکل غلطه ده، مونږ ټول ښه تجربه کار یو، ښه تعلیم یافته یو۔ شیخ رشید صاحب زه دا درخواست کوم چې داسې خبرې د نه کوی۔ د خپل مرکز غم د کوی۔ دلته حالات بالکل ټهیک دی، امن و امان هم دے، وزیران هم ښه تجربه کار دی او که چرے دے وائی چې لوئے دانشور او لوئے عالمان ورله راوله نو بیا زمونږ د

راتلو هیڅ ضرورت نشته دے اسمبلئی ته. دے یونیورسټو ته د لاړ شی، ټول پروفیسران د راولی، پی ایچ ډی ډاکټران د راولی او په هغوی د حکومت چلوی. ددا حکومت کوم خلق چلوی؟ چا سره چې عوامی مینډیټ وی او عوامو ورله ووټ ورکړے وی. یو خبره زه شیخ رشید صاحب ته دا کوم چې دا قسم خبرې ښے نه دی. صوبے له نه دی پکار چې مرکز سره د تعلق خراب کړے. تاسو ته هم دا درخواست کوم چې مرکز سره تعلقات خرابول نه دی پکار. او هغوی ته هم دا درخواست کوم چې هغوی زمونږ مشران دی، خو دا قسم خبرې د نه کوی. مونږ په آزادئی مئین خلق یو، د آزادئی د پاره زمونږ پلارانو نیکونو قربانئی ورکړے دی. انګریز مونږ ولے شړو؟ انګریز خو د ټولو نه زیات دا نشور وو، د ټولو نه اعلی تعلیم یافته خلق دغه وو، ولے چې مونږ آزادی غوښته. مونږ د آزاد قوم په حیثیت باندې دے ملک کښې اوسیدل غوښتل، پرون مو هم غوښتل، نن هم غواړو او سبا به هم غواړو. زه دا خپلے خبرې په دې شعر ختموم. وائی،

اول ښه وه یوه ستوے غلامی وه
اوس م ذهن د غلام ذهن غلام دے.

(تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: اودریږه جی. تاسو کښېنئی.

جناب سپیکر: حفیظ اللہ علیزئی صاحب.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر. جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر.

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: شیخ رشید نے ہماری توہین کی ہے۔ اس لئے میں اس کو بحیثیت مسلمان کے جاہل تصور کرتا ہوں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! کښېنه. د دې نه روستو.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: وہ بھی کوئی سورت پڑھ کر سنادیں یا صرف دعائے قنوت سنادیں۔ جاہل وہ ہے، ہم نہیں ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: حفیظ اللہ علیزئی صاحب۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر! میں اپنے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پانی کے مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں سر۔ گرمی بہت شدت سے پڑ رہی ہے۔

جناب سپیکر: کس کے بارے میں؟

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: سر! ڈیرہ اسماعیل خان دہمال کے ضلع میں، وہاں پینے کا پانی نہیں ہے سر۔ پانی پینے کا نہیں ہے۔ مہربانی کر کے منسٹرز صاحبان کو کہیں کہ وہ پبلک ہیلتھ والوں کو کہیں کہ پانی کے ٹیوب ویل شروع کئے جائیں سر۔

جناب سپیکر: جی، صحیح ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: سر! پانی کی سخت قلت ہے وہاں پر۔

جناب سپیکر: سعید خان صاحب ډیره موده پس پر ومبی ځل باندې پا سیدلے دے۔

جناب سعید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you Mr. Speaker, for permitting me to take the floor. میں جی یہ کہونگا، میرے دوستوں نے شیخ رشید صاحب کو Criticize کیا۔ شیخ رشید صاحب کی Clarification یہ ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ ان پڑھ اسمبلی، یا ان پڑھ حکومت، ان کے کہنے کی غرض یہ تھی کہ سیاسی طور پر ان پڑھ، سیاسی طور پر یہ حکومت ان پڑھ یا سیاسی طور پر یہ اسمبلی ان پڑھ ہے اور ان کا اشارہ ممبران کی طرف یا حکومت کی طرف نہیں تھا۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ میں نے فلور ان کو دیا ہے۔ پلیز، پلیز۔

(شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: وہ انتہائی جاہل ہے، اس کا باپ انگریزوں کا نوکر تھا۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: سپیکر صاحب! میری۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر، آرڈر۔ دوہ روستو۔

جناب سعید خان: ان کے کہنے کی غرض یہ تھی، ان کا اشارہ ان لوگوں کی طرف تھا، جنہوں نے توڑ پھوڑ کی تھی اور ان لوگوں کی طرف ہے کہ جنہوں نے توڑ پھوڑ کی ہے اور ان کے خلاف اسی حکومت نے خود ایف۔ آئی۔ آر درج کی ہے۔ سر! انہوں نے خود شیخ رشید صاحب کی بات کی تائید کی ہے۔ توڑ پھوڑ کرنے والوں کے خلاف ہم بھی ہیں، آپ کو بھی ہونا چاہیئے۔ کسی نے اسمبلی کی توہین نہیں کی، کسی نے حکومت کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ سیاسی طور پر جاہلیت کی بات کی ہے اور توڑ پھوڑ کرنے والوں کی بات کی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو جی، امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا دلدار احمد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب، امان اللہ حقانی صاحب، پلیز۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! زه خو د ټولو نه اول د شيخ رشيد د الفاظو ډير مزمت کوم چې زمونږه حکومت باره کښې کوم الفاظ استعمال کړی دی بيا زما دا معزز ورور د هغې غلط تاويل کوی۔ دے وائی چې سياسی طور باندې ئے ورته ان پړه وئيلے دی۔ نو زه دے ورور ته وايمه چې ته اوګوره زمونږ حکومت په څه انداز کښې چليږی، څومره جمهوری انداز کښې چليږی؟ او د هغې کارکردګی اوګوره په پنجاب اسمبلئی کښې د هغوی څه کار دے؟

(تالیاں)

زمونږ صوبائی حکومت چې په کوم جمهوری انداز کښې چليږی، دا ريکارډ دے ان شاءالله۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔ پلیز سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں اس ضمن میں عرض کرونگا کہ اصل میں وفاقی وزیر کا یہ بیان انتہائی قابل مذمت ہے اور یہ صوبائی خود مختاری کے خلاف بھی ہے۔ یہی پچھلے مہینے مرکزی کابینہ کے اندر وزیر اعظم صاحب نے صوبہ سرحد کو امن و امان کے حوالے سے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں اور سب سے بہترین قرار دیا اور وہاں پر انہوں نے کہا کہ تینوں صوبوں کے اندر امن و امان کا مسئلہ ہے اور صوبہ سرحد کی حکومت کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ تین دن پہلے بھی جو وفاقی وزیر خزانہ ہیں، شوکت عزیز صاحب، انہوں نے یہ کہا کہ وہاں کے امن و امان کی صورتحال بہت بہترین ہے اور وہاں پر Good Governance کی ایک ایسی مثال ہے کہ دوسرے صوبوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ دو دنوں کے اندر یہ کیسی صورتحال ہو گئی کہ انہوں نے ان سارے پڑھے لکھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا پورا ہاؤس Educated ہے، ہمارے جو ممبران اسمبلی ہیں یہاں پر انہوں نے ایک ایسی مثال قائم کی ہے اور جس انداز سے آگے چل رہے ہیں، باہم مل کر چل رہے ہیں کہ یہاں پر اپوزیشن اور حزب اقتدار کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہاں پر کوئی فرق محسوس نہیں کیا جا رہا اور میں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، پوری قوم کو، پورے ہاؤس کو کہ جو بھی قرارداد یہاں پر آئی، خواہ وہ ٹریژری بینچز سے آئی یا حزب اختلاف کی بینچوں سے آئی، سب نے متفقہ طور ایک ایسا مثالی پیغام دیا ہے دوسرے صوبوں کو بھی کیونکہ وہاں پر ممبران اسمبلی کو اٹھا اٹھا کر پابند سلاسل کیا جا رہا ہے اور آپ صوبہ سندھ کے اندر دیکھیں کہ کل وہاں 45 کروڑ کی ڈکیتی ہوئی، آپ بلوچستان کے اندر دیکھیں کہ وہاں پر جو سوئی گیس کی پائپ لائنوں کو اڑایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: علی زئی صاحب، پلیز۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ان کو وہاں پر نظر نہیں آتا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ جب ہم کرپشن کے خلاف یہاں پر اقدامات اٹھاتے ہیں، جب ہم بدعنوانی کے خلاف اقدامات اٹھاتے ہیں، تو اس وقت وہاں پر ان کو کیوں نظر نہیں آتا کہ ہم جو قانون کے مطابق ساری کارروائی کر رہے ہیں اور یہ جو بے قاعدگیاں ہیں اور جو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Conclude کریں سردار ادریس صاحب Conclude کریں۔ کوئسچن آور ہے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جی سر۔ میری یہ درخواست ہے تمام ہاؤس سے کہ وہ ایک منٹ کیلئے کھڑے ہو کر ان کی اس بات کے خلاف احتجاج کریں۔

(اس دوران حکومتی بینچز کے تمام ارکان اور اپوزیشن کے بھی چند ممبران کھڑے ہو گئے)

میاں نثار گل: پاسئی پاسئی، دا خود تهولو دغه شوے دے۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: حزب اختلاف والے اس کو اپنی توہین نہیں سمجھتے، اس لئے کہ یہ توہین جانتے ہی نہیں ہیں۔ حزب اختلاف والے اپنی توہین سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

(شور)

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر۔

جناب شاہ راز خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ اجازت دے جی؟

Mr. Speaker: Next Item. Questions hour. Dr Zakirullah Khan Sahib.

مولانا دلدار احمد: جناب سپیکر صاحب! یو خل زما خبره واوره۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 103 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

مولانا دلدار احمد: جناب سپیکر صاحب! یو منت، پوائنټ آف آرډر جناب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 103 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ادیزئی مین گل آباد کے مقام پر ایک آر ایچ سی ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سی پر پورے تحصیل کے عوام کے علاج کا دارومدار ہے:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ادیزئی میں کوئی ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ آر ایچ سی کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دینے کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سی میں تحصیل کے عوام کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ادیزئی میں ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ جبکہ موجودہ آر ایچ سی گل آباد کو (Type-D) کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔

(د) مالی وسائل کو مد نظر رکھ کر دوسرے مرحلے میں اس پر غور کیا جائیگا۔ بہر حال موجودہ آر ایچ سی گل آباد (Type-D) کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د دې (ج) جز په جواب کښې، د گل آباد د هسپتال متعلق دا سوال دے، د (ج) په جواب کښې دوئ د دې اهميت منلے دے چې اديزئی کښې۔

Mr. Speaker: Please, order please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د دې اهميت دوئ منلے دے چې په اديزئی کښې دا واحد دا هسپتال دے چې د ټول تحصيل د مريضانو دارومدار په دې باندې دے۔خو-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: خو بيا دوئ دا وائی چې دا Type-D ته د اپ گريډ کولو تجويز زمونږ زير غور دے، زه دا وايمه جی چې د Type-D نه خو لاندې درجے د دوئ سره نو څه شے شته نه، يا بی۔ايچ۔يو ده يا سول ډسپنسری ده، نو دا تحصيل يو واحد هسپتال دے ځکه چې د تيمر گرے هسپتال زمونږ نه ډير زيات لرے دے۔ د هغې نه مونږ ته د سوات هسپتال نيژدے دے۔ زه خو مشکور يم د شاه راز خان د هسپتال د بڼ خيلے چې زمونږ ه ټولو بيمارانو د علاج سهولتونه هم هغه هسپتال ورکوی۔ نو دا ډير زيات د انتهائی اهميت حامل يو سوال دے او دا هسپتال هم انتهائی د اهميت حامل دے نو زه منسټر صاحب ته ريکويسټ کومه چې دا که

ډیر نه شی کولے ، دا تحصیل هیډ کوارټر لږ Type-B یا Type-C خو کم از کم چې دا راولی نو دغه ریکویسټ دے زما۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health Inayatullah Sahib.

جناب حبیب الرحمن: زما جی په دې باره کښې ضمنی سوال وو۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډاکټر صاحب صحیح اوفرمائیل چې د دې هسپتال ډیر زیات اهمیت دے او مونږه پخپله هم دا اهمیت تسلیم کړے دے۔ لکه څنګه چې دوئ دا اوفرمائیل چې یره دا د Type-C شی، نو د دوئ د اطلاع د پاره دا عرض کومه چې په Type-B کښې 40-Beds به وی او دا چې کوم ته مونږه تحصیل هیډ کوارټر هسپتال وایو نو دا به د دغے لیول هسپتال وی۔ نو دا څه ورکوټے هسپتال نه دے۔ دا به ډیر زیات لوئے هسپتال وی او دا به ان شاءالله په سال 2004-05 چې کوم Second phase دے زمونږه د Categorization په هغې منصوبه کښې دا شامل دے او دا به جوړیږی۔

جناب سپیکر: جی،

ډاکټر ذاکر الله خان: جناب سپیکر صاحب! ګله ترینه دا ده چې لکه نور ټول هسپتالونه ئے Upgrade کړی دی ټول تقریباً Upgrade دی۔ یو دغه سعید ګل صاحب یو آر ایچ سی هسپتال دے چې هغه ئے Upgrade کړے نه دے په ضلع دیر کښې او یو دا ګل آباد هسپتال دے چې دا ئے نه دے Upgrade کړے۔

جناب سپیکر: هسې مطلب دا دے چې د up gradation د پاره منسټر صاحب، Criteria نه وی؟

ډاکټر ذاکر الله خان: نه وی نو بیا ټهیک شوه۔ بیا ترے څه ګله نشته۔

وزیر صحت: د ډاکټر صاحب د دې خبرې سره زما اتفاق نشته چې ټول Upgrade شوی دی، یو هم Upgrade نه دے۔ صرف District Head Quarter Hospitals چې دی، په دې وخت کښې ټول فنډز هغوې ته Divert شوې دی او د هغې په Improvements باندې کار روان دے۔ چرته کښې هم نه آر ایچ سی Upgrade شوے دے نه بی ایچ یو upgrade شوې دے بلکه Planning دے او دا Planning داسې دے چې په Ist phase کښې چې کوم د 2003/04 د پاره چې

کومه Next coming ADP ده نو په هغې کښې District Head Quarters Hospitals up grade کیږی او Next چې کوم دے نو بیا بل Phase دے او Second phase چې کوم 2004/05 کښې دغه کیږی ، په هغې کښې به دا نور Facilities د 'Grade 'C او 'Grade 'D بیا جوړیږی۔ شکریه۔

جناب حبیب الرحمان: زه جی یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: دا دوئ چې کومه خبره د Extradition او Categorization اوکړه نو دوی په لسو دولسو Points باندې په ټوله صوبه کښې کار کوی، ټهیک ده چې د دې ضلع د هیډ کوارټر هسپتال نه مونږه انکار نه کوؤ، دا ډیر اهم دے او د دې اهمیت شته خو په ټوله صوبه کښې په لسو او اتو Points باندې دوئ په هیلتهـ کښې کار کوی۔ اګرچه مونږ ته د SAP لاندې او د نورو Donor Agencies نه ډیرے زیاتے پیسے پرے ملاؤ شوې دی نو دوئ د مهربانی اوکړی او مخکښې زړه پالیسی ده، نو دوی د په دې پالیسی کښې Improvement اوکړی او دا 'Category 'C او 'D' چې کوم یادوی، نو د Test Case خو، په ټوله صوبه کښې درے څلور کیسونه داسې واخلی چې دا مونږه دغسې ډسترکټ هیډ کوارټر هسپتال، دوئ خو چوبیس په یو ځائے نه شی شروع کولے ، که چوبیس ئے په یو ځائے باندې خلاصولے ، مونږه به وئیلے چې ټهیک ده خو د دوئ خو په شپږ اتو Points باندې کار روان دے۔ نو دا به مونږه ډومره خلق دوئ د مهربانی اوکړی او په دې پالیسئی کښې د لږ غوندې Relaxation اوکړی۔ دوه درے په صوبه کښې چې کوم ډیر اهم او ډیر ضروری دی نو هغه د د ټیسټ د پاره واخلی او په دغه 'Category 'C او 'D' کښې د واچوی۔

جناب سپیکر: جناب شاه راز خان!

جناب شاه راز خان: زما ګزارش دا دے چې د ملاکنډ ایجنسئی چې کوم هیډ کوارټر هسپتال بټخیله دے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ذاکر اللہ خان صاحب د دغہ ډیر ډیر صفت اوکړو۔

جناب شاہ راز خان: ذاکر اللہ خان صاحب د هغې اعتراف اوکړو او زه د هغوي شکریه هم ادا کومه چې دا خبره ئے فلور باندې راوسته چې د ادیزئی د تحصیل چې څومره ایریا ده نو هغه په بټخیله باندې Depend کوی۔ اوس چونکه مونږ ته هیلتھ والا وائی چې تاسو له هسپتال 'B'-Category ته Upgrade کوؤ نو د دې د پاره Population پکار دے پانچ لاکھ او ستاسو Population چار لاکھ، پچاس هزار دے۔ زمونږه د طرف ورته بار بار دا چھتیانے ځی چې دا Catchment Area د ادیزئی نو دا هم د دې بټخیله په هسپتال باندې Depend کوی۔ نو تاسو مهربانی اوکړئی په دې باره کښې فیصله اوکړئی او زر تر زره دغه هسپتال Up grade کړئی۔ خو ماته افسوس دے چې تراوسه پورے زمونږه هغه فائل د سرخ فیتے ښکار دے۔ یو دفتر ته ځی او بل دفتر ته ځی۔ زما په خیال مسنټر صاحب هغه کړے هم دے خو تراوسه پورے هغه د دغه دفتر د چکرو نه نه را اوځی چې په هغې باندې کار شروع شی او خلقو ته د هغې نه ډیر لوئے تکلیف دے۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب!زه به د دې سره یو څیز Add کړمه، د مهلت ټائم خو منسټر صاحب یو کال راکړو چې 2003/04 کښې پرے بیا لکه څه کار کیږی یا به نه کیږی خو زه دوئ ته دا ریکویسټ کومه چې په دې شته وخت کښې دوئ ته سهولیات ورکول،په دیکښې ډاکټران Provide کول، د ایکسرے او د Laboratory Facilities ورته ورکول نو د دې د پاره د څه اقداماتو اعلان اوکړی۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔د شاه راز صاحب چې کومه خبره ده، نو دا قابل غور ده او Health Department د دوئ د مؤقف ملګرتیا کوی او ان شاء اللہ فائل که د سرخ فیتے ښکار شوي دی نو مونږ به کوشش کوؤ چې دا کار Expedite شی او حبیب الرحمن خان چې کومه خبره اوکړه نو حقیقت دا دے چې

په دې وخت کښې په شلو هسپتالونو باندې 24-District Head Quarters ، Hospitals دی۔هغه زمونږه په منصوبه کښې شامل دی۔ د پېښور نه علاوه، دلته کښې Teaching Hospitals دی، دلته کښې District Head Quarters Hospitals ضرورت نشته په ټولو ضلعو کښې به هم دغه Standard Hospitals جوړیږی په هغې باندې کار شروع دے۔ په هغې کښې ستره داسې دی چې د هغې پی سی ون Approve شوې دی، په هغې Civil works start دی، په هغې Necessary recruitments start دی، پیسے درته Release شوې دی۔

جناب سپیکر: واخلئی ئے ترے۔ د عبد الاکبر خان دا ټیلی فون واخلئی ترے۔وړومبے بسم اللہ کړئی

(شور/قطع کلامی)

(اس مرحلہ پر جناب عبدالاکبر خان نے موبائل فون خود سپیکر صاحب کے حوالہ کیا)

Mr. Speaker: Thank you very much, thank you very much Abdul Akbar Khan.

(شور/قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب!تاسو دا مهربانی اوکړه او په خپل رولنگ باندې تاسو عمل اوکړو خو زه خواست کوم چې دلته کښې اپیل منظور شې، دا اپیل نه پس واپس کوئی به ئے نه۔دا ستاسو Commitment دے آن فلور آف دی هاؤس اوکه چرے دا تاسو واپس کړو مونږ به Privilege motion پیش کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!ستاسو رولنگ ما اومنو، دا ټیلی فون مے په خپل لاس باندې ورکړو۔

جناب شاہ راز خان: زما گزارش خو دا دے چې واپس ئے کړئی۔ عبد الاکبر خان صاحب د ډیرے فراخ دلئی مظاهره اوکړه۔ هغوې ته خپل موبائل واپس کول پکار دی چې بند ئے اوساتی جی۔

جناب سپیکر: جی،جی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! په دې ټیلی فون باندې ایکشن واخلئی۔

جناب سپیکر: یو ترے ورک شوے وو او یو زمونږ په لاس راغے۔ Next،

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! چې دے کوئسچن دا جواب راته راکړی، د یو کال نه سهولیات راته راکړی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: په یو کوئسچن باندې دومره ټائم اغستل نه دی پکار کنه۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ټائم ئے راله راکړو جواب ئے راله راکړے دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر صحت: تر کومه حده پورے د ډاکټرانو، د Technician تعلق دے نو په دې کښې دا کمے دے۔ نو Technician مونږه EDO's Health ته دا وئیلی دی چې په ټیکنیکل پوسټونو بالکل پابندی نشته هغوی د ورله Fresh recruitments اوکړی۔ او کمے د پورا کړی۔ د ډاکټرانو Recruitments به هم اوکړی، په میاشت نیمه یا دوه کښې به Complete شی، دا به هم ورته Provide کړو۔ خومره چې کمی ده، ان شاء اللہ ډاکټر صاحب د ماته Mention کړی زه به ورله پوره کومه۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 105، جناب نثار صفدر خان ۔

* 105 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف 47 میں اکثر ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کی عمارتوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت نے مذکورہ ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں میں بجلی پانی چار دیواری تعمیر کرنے اور General Sanitation Maintenance کیلئے فنڈز مختص کئے ہیں؛

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ صحت ضلع ایبٹ آباد نے پی ایف 47 کے مذکورہ ہسپتالوں، ہیلتھ سنٹرز اور ڈسپنسریوں میں بجلی ، پانی، چار دیواری تعمیر کرنے اور General Sanitation Maintenance کیلئے سی اینڈ ڈبلیو محکمہ سے Estimate بنا کر بھیجے ہوئے ہیں۔ تاحال اس مد میں گورنمنٹ نے فنڈز مختص نہیں کئے ہیں۔

جناب نثار صفدر خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب اس میں (ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے تا حال اس مد میں فنڈ مختص نہیں کئے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ کونسی گورنمنٹ فنڈ مختص کریگی؟ گذشتہ دس سال سے ڈسپنسریاں، یہاں پر نہ پانی کا اور نہ چار دیواری اور نہ سوئی گیس وغیرہ کی سہولت ہے تو مہربانی کر کے منسٹر صاحب اس ہاؤس کو بتائیں گے کہ انشاء اللہ 04-2003 میں ان کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں؟

جناب وجیہہ الزمان خان: سپلیمنٹری جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نثار صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور یہ صرف ان کے حلقے میں نہیں بلکہ ہر جگہ ہیلتھ کی جو ڈسپنسریاں یا بی ایچ یوز و آر ایچ سیز ہیں، ان کی بڑی ناگفتہ بہ حالت ہے۔ آیا اس کے بارے میں آنریبل منسٹر کچھ فرمائیں گے کہ آیا اس کے لئے فنڈز Reconstruction، ہو گی یا Repair یا ہو گی؟ یا کیا ہو گا؟ ڈاکٹرز بھی نہیں ہیں، سٹاف بھی نہیں ہے۔ صحت اور ایجوکیشن دونوں کی حالت بہت خراب ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے بحیثیت منسٹر ہیلتھ کوئی کمی تو نہیں رہ گئی؟

جناب وجیہہ الزمان خان: اپنی کوشش کی ہے لیکن جو رہ گیا ہے، وہ ہمارے بھائی کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مجھے ان سے اتفاق ہے کہ اس وقت آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی حالت بہت خراب ہے لیکن اس کی ایک بنیادی وجہ ہے کہ Devolution کے بعد اس قسم کا ایک Mishap ہے، ایک Vacuum ہے۔ اب صوبائی حکومت اصولاً یہ چیزیں اور Facilities ان کو منتقل کر چکی ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کو Improve کریں لیکن یہ

بدقسمتی ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کی Priorities میں نہ ہسپتال ہیں اور نہ سکولز ہیں، وہ صرف نالیوں اور سڑکوں اور واٹر سپلائی سکیموں میں پیسے لگاتے ہیں۔ یہ ان کی Priorities میں نہیں ہے۔ اصولاً یہ ان کو منتقل ہو چکے ہیں اور انکو جو فنڈز ملتے ہیں، یہ انکی ذمہ داری ہے کہ ان میں جو Civil work ہیں یا جتنی بھی Deficiencies ہیں، وہ ان کو پورا کریں۔ اگر ہم ان سے لیتے ہیں تو پھر یہ شور مچے گا کہ صوبائی حکومت، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اختیارات واپس لے رہی ہے۔ یہ میرے زیر غور بھی تھا لیکن میں نے اسی وجہ سے یہ اختیار ان سے نہیں لیا کہ پھر شور مچے گا کہ صوبائی حکومت، ضلعی حکومتوں سے اختیارات واپس لے رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبد الاکبر خان: جناب سپیکر! میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ Developmental کام تو ڈسٹرکٹ کونسلز کا ہے۔ لیکن چونکہ بی۔ایچ۔یوز میں کیا صوبائی حکومت Medico Legal cases کی اجازت دینے کو تیار ہے کیونکہ اسکی بہت بڑی وجہ بی۔ایچ۔یوز ہی ہے کیونکہ وہاں کی ڈاکٹرز کے لئے Timing جو ہے، وہ صبح آٹھ بجے سے چار بجے تک ہے، اگر وہ نہ بھی ہو تو اسکو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ پھر چار بجے کے بعد تو خالی ہو جاتا ہے۔ اگر Medico-legal کو یہ اجازت دے دیں تو پھر 24 Hours یہ بی۔ایچ۔یو کھلا رہے گا اور 24 Hours اس میں ڈاکٹر رہے گا۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: انہوں نے جو تجویز دی ہے، ان شاءاللہ اس پر غور کریں گے۔ سر دست تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ Policy Decision ہے۔ تھوڑا سا غور کے بعد انشاءاللہ اس پر عمل درآمد کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: Next جناب نثار صفدر خان۔ صفدر صاحب! اس سوال میں پھر نزلہ نکال لیں نا۔

جناب نثار صفدر خان: پہلے سوال کا کوئی جواب نہیں آیا، پہلے اس کا جواب تو دیں۔ وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تو نہیں کرتی ہے اگر کرتی تو پہلے ہی وہ یہ کام کر لیتی۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب!

جناب وجیہہ الزمان: گذارش ہے کہ انریبل منسٹر نے کہا کہ اختیارات کی پرابلم کی وجہ سے کہ وہ کہہ رہے ہیں جی صوبائی گورنمنٹ کریگی، ہم کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کریگی۔ یہ کام درحقیقت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہی کو کرنا چاہیئے اور یہ Powers کے لئے کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس پر فیصلہ کرے کہ جو Powers ہیں وہ کس کے کیا ہیں، کہ وہ صوبے کے کیا ہیں، اور ڈسٹرکٹ کے کیا ہیں؟ اور یہ میری گزارش ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس ساری لوکل گورنمنٹ کے نیچے آتی ہیں تو آنریبل منسٹر ان کو ہدایت دیں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طرح نبھائیں۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب آپ ٹھہریں۔ قاضی محمد اسد خان!

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر! میں اس میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ سر اس میں لکھا ہوا ہے کہ "مذکورہ ہسپتال ہیلتھ سنٹروں اور ڈسپنسریوں میں بجلی، پانی، چاردیواری کی تعمیر اور General maintenance کے لئے سی اینڈ ڈبلیو محکمہ سے Estimate بنا کر بھیجے ہوئے ہیں" یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بھیجے ہیں؟ اگر ضلعی حکومت اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتی تو آیا اسکی کوئی سیاسی وجہ ہے یا فنڈز کی کمی ہے؟ یہ تو ہری پور میں بھی اس طرح کے مسائل ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں آپ کو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ سارے صوبے میں ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر بجا فرما رہے ہیں آپ۔ سر! اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ خاص کر بونیر میں بہت زیادہ ہونگے (قہقہے) تو اس کا ہمیں کوئی Concrete جواب منسٹر صاحب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی!

وزیر صحت: میں نے تو جواب دے دیا کہ اسکی اب Devolution کے بعد یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ یہ فنڈز ان کو جاتے ہیں، ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ کو Maintenance and Repairs کے لئے فنڈز جاتے ہیں۔ یہ انکی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کو Repair کرائیں، ان کو Improve کریں، ان کی Deficiencies کو پورا کریں۔ اگر یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ہمیں یہ اختیارات ان سے واپس لینے چاہئیں اور صوبائی حکومت یہ کام کرے۔ اگر ایوان متفقہ طور سے یہ فیصلہ کرتا ہے تو میں

Welcome کرونگالیکن میں نے اپنے طور پر یہ اختیار ان سے لینے کی کوشش نہیں کی ہے۔ سردار ادریس صاحب مزید وضاحت کریں گے۔

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! اس ضمن میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے لئے واضح ہدایات موجود ہیں اور ابھی حال ہی میں ہم نے PFC) (Provincial Finance (Commission) کے اندر بھی ان کو یہ لکھا ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کو 70% ٹوٹل جو فنڈز ہیں، وہ سوشل سیکٹر کے اندر لگائی جائیں اور جو 70% کا ہم نے ان کو مزید Break down اس سلسلے میں دیا ہے کہ اس کا 40% تعلیم پر، اور 30% صحت پر خرچ کئے جائیں اور اس سلسلے میں مزید ان کو ہدایات ایک Memorandum یا ایک Letter issue کرونگا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے اور ہم نے PFC کے اندر یہ کہا ہے کہ جو جو ڈسٹرکٹس اس کے مطابق خرچ نہیں کریں گے چونکہ دوسرے جو Structure adjustment credit کے تحت ورلڈ بینک اور ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تحت بھی، ہمارے جو دوسرے جو M.O.U's ہیں، جو ہمارے معاہدے ہیں، اس کی تحت بھی ہم نے صحت کے ضمن میں وہ رقم خرچ کرنی ہے، تو اب ہم ڈسٹرکٹس گورنمنٹس کو یہ ہدایات جاری کر رہے ہیں کہ اگر وہ 30% صحت پر خرچ نہیں کریں گے تو ہمیں کچھ نہ کچھ لوگوں کو ریلیف پہنچانے کے لئے اور صحت کے معاملے میں بالخصوص، کیونکہ صحت بنیادی مسئلہ ہے۔ اور صحت کی سہولتوں کو بہتر کرنے کے لئے ،ڈسٹرکٹ گورنمنٹس اپنی ذمہ داری ادا کریں اور انکو ہم ضروری ہدایات Issue کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو ادا کریں گے۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 107، منجانب نثار صفدر خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 107 _جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں مختلف (B.H.U's) میں ڈاکٹرز تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے حلقہ پی ایف 47 کے علاقہ پھلہ، ستوڑہ، ہیر لاں میر لاں۔ سلوالہ/کالومیرہ، بودلہ اور مجاھٹھ میں موجود بی ایچ یوز میں تاحال ڈاکٹرز کیوں تعینات نہیں کئے ہیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔
(ب) ضلع ایبٹ آباد میں پچیس نئے ڈاکٹروں کی تعیناتی ہوئی ہے، جن میں سترہ ڈاکٹروں نے حاضری کی ہے۔ انکی تعیناتی ایسے ابتدائی مراکز صحت میں کی گئی ہے۔ جن میں روزانہ مریض زیادہ آتے ہیں اور ان مراکز صحت کی روزانہ کی او پی ڈی زیادہ ہے اور یہ مراکز صحت دور دراز علاقوں میں واقع ہیں۔ باقی پی ایف 47 کے ان مراکز صحت میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ڈاکٹرز کی تعیناتی عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔
1۔ابتدائی مرکز صحت پھلہ: اس مرکز میں میڈیکل آفیسرز کی آسامی منظور نہیں ہوئی ہے۔ دیہی مرکز لورہ ابتدائی مرکز پھلہ سے صرف آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے۔
2۔ابتدائی مرکز صحت ستوڑا: اس مرکز میں او پی ڈی کم ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر کی تعیناتی نہ ہو سکی۔
3۔ہیر لاں میر لاں مرکز صحت: اس مرکز صحت میں بھی او پی ڈی بہت ہی کم ہے اور ساتھ ہی اسکی عمارت ندی کے کونے پر واقع ہے۔
4, 5۔ابتدائی مرکز صحت سلوالہ کالو میرہ: یہ دونوں مراکز صحت دیہی مرکز صحت حویلیاں سے بہت قریب ہیں اور انکی او پی ڈی بہت ہی کم ہے۔
6۔ابتدائی مرکز صحت بودلہ: اس مرکز صحت میں ڈاکٹر تعینات کیا گیا تھا۔ جس نے اپنی تبدیلی کروائی ہے دوسرا ڈاکٹر کمیٹی کے منظوری کے بعد تعینات کر دیا جائیگا۔
7۔ابتدائی مرکز صحت مجاھتھ: یہ مرکز صحت دیہی مرکز صحت حویلیاں سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جسکی وجہ سے اس مرکز صحت میں ڈاکٹر کی تعیناتی نہیں ہو سکتی ہے۔
جناب نثار صفدر خان: جناب اس میں میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ ہمارے جو بی ایچ یوز ہیں، ان میں کسی میں بھی ڈاکٹر تعینات نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بہت آسان آسان جواب دے دیئے ہیں، مہربانی کرکے یہ سارا ہاؤس پڑھے اور یہ سارا لوڈ انہوں نے حویلیاں آر ایچ سی پر ڈالا ہے۔ آر ایچ سی کیلئے کوئی National Institute of Health نہیں ہے اور نہ شیر پاؤ ہسپتال ہے، وہ ایک چھوٹی سی آر ایچ سی ہے، اس میں ایک ڈاکٹر بیٹھتا ہے۔ پورے بیس یونین کونسلوں کے جتنے بھی ابتدائی مراکز صحت ہیں، انہوں نے یہ لکھا ہے کہ وہ حویلیاں آجائیں اور ایک میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس کے نزدیک لورہ آٹھ کلومیٹر پر ہے۔ لورہ

میں جو ڈاکٹر ہے وہ بھی، سر دار صاحب کو بھی پتہ ہے اور مجھے بھی پتہ ہے، وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں بیٹھتا اور جو بودلہ میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ تبدیل کرکے، "ابتدائی مرکز صحت بودلہ، اس مرکز صحت میں ڈاکٹر تعینات کیا گیا تھا، جس نے اپنی تبدیلی کروالی۔ دوسرا ڈاکٹر کمیٹی کی منظور کے بعد تعینات کیا جائے گا" جناب عالی! یہ ہمارے سات بی۔ایچ۔یوز ہیں، ان میں سے ایک میں بھی ڈاکٹر نہیں ہے، نہ وہاں پر کوئی اور انتظام ہے، اس کا متبادل کوئی حل نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں، ایک میں انہوں نے لکھا ہے۔ "ھرلاں پر لاں مرکز صحت۔ اس مرکز صحت میں بھی او۔پی۔ڈی بہت ہی کم ہے اور ساتھ اسکی عمارت بروندی کے کونے پر واقع ہے" جناب عالی۔ آپ کے اور میرے مشورے سے نہیں بنی۔ یہ محکمہ ہیلتھ والوں نے بنائی ہے یہ انہوں نے ہروکے کنارے پر ایک خوبصورت جگہ بنائی ہے۔ وہاں یہ ان کا کام ہے کہ ڈاکٹر کو تعینات کریں۔ وہ لوگ کم از کم پچاس ساٹھ کلو میٹر دور سے آکر حویلیاں میں علاج کرائیں تو حویلیاں میں بھی تو کوئی متبادل انتظام نہیں ہے اور میری منسٹر ہیلتھ سے گزارش ہے، رات کو بھی کی تھی (قہقہہ) دس دفعہ پہلے بھی کر چکے ہیں لیکن اس کا کوئی حل نظر نہیں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! ان کی تشویش بجا ہے، نثار صفدر خان صاحب کی لیکن میں اختلاف کرتا ہوں، دس دفعہ تو نہیں کہا ہے بحر حال انہوں نے توجہ دلائی ہے اور یہ جو ہم نے تفصیلات دی ہیں، یہ اس لئے دی ہیں کہ ہمارے ساتھ جو Available ڈاکٹر ز ہیں، Human resources کی بنیاد پر ہم نے جہاں جس بی۔ایچ یو کو ضروری سمجھا ہے، وہاں ڈاکٹر رکھا ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس میں ہم رکھیں گے کہ نہیں؟ اس سلسلے میں گزارش کرتا چلوں کہ اس میں چند بی۔ایچ یوز تو ایسے ہیں، کچھ ایسے ہیں کہ ان میں Sanctioned posts نہیں ہیں ڈاکٹرز کی۔ تو وہاں تو ہم نہیں لگا سکتے لیکن جن میں Sanctioned posts ہیں، میں وعدہ کرتا ہوں کہ Fresh recruitments میں ہم ان کو ان شاءاللہ شامل کرینگے۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: Next، میرے خیال میں انہوں نے وعدہ کر لیا ہے۔

جناب نثار صفدر خان: وعدہ نہیں جی۔ایم ایم اے کا منشور ہے کہ وہ غریب لوگوں کو ان کے علاقے میں ان کے گھروں پر ان کو جو بنیادی سہولتیں ہیں، وہ دینگے۔ لیکن یہ میرا تقریباً ساٹھ ستر کلومیٹر دور راستہ بنتا ہے، یہ جتنے بھی گاؤں ہیں، یہ شہر سے تقریباً ساٹھ، ستر کلومیٹر دور راستہ بنتا ہے تو یہ مہربانی کر کے اگر ڈاکٹر نہیں ہیں تو بے روزگاری بھی ہے، ڈاکٹرز کو یہ تعینات کریں نا جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر صحت: ہم ابھی Fresh recruitments کر رہے ہیں D.G. offices سے ہم نے Exercise Complete کی ہے، لسٹیں منگوائی ہیں جی۔

جناب پیر محمد خان: یو ضمنی دے سپیکر صاحب۔ ضمنی سوال دے۔

جناب خلیل عباس خان: هم په دغه حواله باندې یو سپلیمنټری دے۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔ خلیل عباس، د دې نه وروستو۔

جناب پیر محمد خان: دا بل Page تاسو اوګورئی، په دې کښې چې دوئ دا کوم دغه ورکړے دے ابتدائی مرکز صحت "شوړا" دے او که "ستوړا" دے، څه نوم دے ؟ یہ کوئی نام ہے، دو تین نام ہیں تو اس کے جواب میں یہ لکھتے ہیں "اس مرکز میں او پی ڈی کم ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر کی تعیناتی نہ ہو سکی۔" جب تک ڈاکٹر نہ ہو تو کیا او۔پی ڈی بڑھ سکتی ہے ؟ جب ڈاکٹر نہ ہو تو مریض کیوں آئیں گے۔ وہ آتے ہی اس لئے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں اور ان کا علاج کریں اور جب ڈاکٹر نہ ہوں تو مریض آتے ہی نہیں۔ اگر یہی طریقہ اور یہ سلسلہ چلتا رہا تو میرا خیال ہے کہ یہ تو سینکڑوں سال بھی چلے گا اور ڈاکٹر نہیں آئیں گے تو مریض بھی نہیں آئیں گے۔ دوسرا اس کے نیچے نمبر 3 میں یہ لکھا ہے کہ اور ساتھ ہی اس کی عمارت یہ "پروندی" لکھا ہے یا کیا ہے ؟ اس کے کونے پر واقع ہے، اس کی ذرا وضاحت کریں کہ یہ "پروندی" کیا ہے ؟ اگر یہ ندی نالے بولتے ہوں تو پھر جس وقت عمارت کیلئے یہ زمین لی گئی تھی اس وقت اس کی Feasibility بنائی تھی یا نہیں بنائی تھی ؟ اور کس نے بنائی تھی ؟ اور اس کے خلاف کیا ہوا ؟

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: شکریه سپیکر صاحب جناب!زما ستاسو په توسط سره دا ګذارش دے هیلتھ منسټر صاحب ته چې دوئ خو نوی بهرتی کوی، په کنټریکټ به کوئی نو دا مهربانی د اوکړی، ډیر داسې هسپتالونه دی جی چې هغې کښې ډاکټران بهرتی شوې دی، هغوې Appoint دی پکښې خو هغوې هلته ځی نه جی۔ نور میډیکل سټاف هلته کښې شته دے ،دے کښې هیڅ شک نشته دے چې دوئ هیلتھ ډیپارټمنټ خپل کوشش کوی په Far flung areas کښې ډاکټرانو د رسولو، خو د دوئ هم مجبوریانے وی، هم د هغې سلسله کښې زه دا دوئ ته یو مشوره ورکوم چې په دې لرے علاقو کښې چې دوئ نوی بهرتی کوی په کنټریکټ د اوکړی او هغې ځائے د پاره د اوکړی او هغوی سره د ایګریمنټ دا اوکړی چې د هغه ځائے نه به ډاکټر بل ځائے ته ټرانسفر کیدے نه شی نو هله به جی لرے ځایونو کښې دا د ډاکټرانو دا مسئله حل کیږی، هغوې به هغه ځائے کښې نوکری کوی او هغه هسپتال کښې به ډاکټر موجود وی۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر! میں آنریبل منسٹر سے یہ پتہ کرنا چاہتا ہوں کہ کسی او پی ڈی میں ڈاکٹر کے بیٹھنے کیلئے Minimum کتنے مریض روزانہ آئیں تو وہاں پر تب ڈاکٹر بٹھایا جائیگا؟

جناب سپیکر: فریش معلومات ہیں بہر حال اگر منسٹر صاحب چاہیں تو جواب دیدیں۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں نہیں، پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب! فریش کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ وہاں مریض نہیں ہیں، اس لئے ڈاکٹرز نہیں آتے۔ تو ہمیں بتائیں کہ کتنے مریض روزانہ ہونا چاہیئں۔

جناب سپیکر: جی، جی وہ بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

وزیر صحت: میں شکریہ ادا کرتا ہوں خلیل عباس صاحب کا کہ انہوں نے ہماری مشکلات کا اندازہ کیا ہے اور انہوں نے جو Proposal دی ہے کہ Facility specific recruitment کی جائے تو میں ان کی اطلاع کیلئے عرض کرتا چلوں کہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہم اس Exercise کے بعد جو Recruitments کر رہے ہیں، اور اسی بنیاد پر کر رہے ہیں کہ Facility specific ہو گی اور ان کے

ساتھ ایک بانڈ ہوگا، بانڈ لکھیں گے، ایک معاہدہ ہوگا اور اسی معاہدے کے تحت وہ اسی بی۔ایچ یو یا اسی آر۔ایچ۔سی میں ڈیوٹی کریگا۔ پیر محمد خان صاحب نے او پی ڈی کی طرف اشارہ کیا کہ یہاں ہم نے لکھا ہے کہ او۔پی۔ڈی بہت کم ہے،اس لئے وہاں ڈاکٹرز تعینات نہیں کیا گیا ہے تو میں گزارش کرونگا کہ یہ چونکہ یہ نہیں کہ اس میں سرے سے ڈاکٹر موجود ہی نہیں تھا، یہ اسی تجربے کی بنیاد پر یہ بات کی گئی ہے کہ ڈاکٹر موجود تھا لیکن او۔پی۔ڈی اتنی کم تھی کہ ڈاکٹر کی موجودگی کی وہاں کوئی ضرورت نہیں تھی اور یہ میں تو کوئی Straight figures نہیں دے سکتا لیکن جہاں چھ سات بہت سے ایسے بی۔ایچ۔یوز ہیں جہاں چھ، سات، آٹھ تک او۔پی۔ڈیز ہوتی ہیں تو وہاں میرے خیال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر کو رکھنا یہ زیادتی ہے وہ اگر اسی کیساتھ قریبی کوئی آر۔ایچ۔سی ہو وہاں کے ڈاکٹر کے ذریعے سے Strengthen کیا جائے تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ تو یہ کوئی Fixed Figures تو میں نہیں بتا سکتا کہ مطلب معیاری او۔پی۔ڈی کونسی ہوتی ہے لیکن چھ سات تک بعض ایسے بی ایچ یوز ہوتے ہیں کہ جن کی او پی ڈی چھ، سات مریضوں تک ڈیلی ہوتی ہے تو ان میں ہم عموماً نہیں رکھتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

آوازیں: جناب سپیکر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: یو ضمنی سوال دے ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ تو بہت لمبا چوڑا کوئسچن ہے اور اس کے جوابات اکثر غلط دیئے گئے ہیں کیونکہ یا تو پہلے سے بی ایچ یو بنانا نہیں چاہیئے تھا۔ جب بنائے گئے تو پھر ڈاکٹر لازمی ان کو دینگے اب یہ خود انکار کر رہے ہیں کہ ابتدائی مرکز صحت ستوڑا اس مرکز میں او۔پی۔ڈی کم ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر کی تعیناتی نہ ہو سکی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سرے سے دی نہیں، پھر نیچے "6" کے جواب میں دیکھیں، جس میں لکھتے ہیں" اس مرکز صحت میں ڈاکٹر تعینات کیا گیا تھا، جس نے اپنی تبدیلی کروائی" تبدیلی کروائی ، تو پھر آپ نے کیا کوئی متبادل دیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں دیا تو کیوں ایسی تبدیلی کرتے ہیں کہ پہلے والا ہسپتال خالی چھوڑتے ہیں اور دوسری جگہ میں داکٹر تبدیلی کراتے ہیں۔ پھر نیچے ایک عجیب سوال ہے اس "7" کے جواب میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر پیر محمد خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سر! اسے کمیٹی کے حوالے کریں، سر! یہ تو اتنا اہم سوال ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اہم سوال کیلئے تو پھر رولز بھی موجود ہیں۔

جناب پیر محمد خان: وہ تو ٹھیک ہے لیکن اتنا اہم سوال، اسکا پھر کیا فائدہ ہوگا پھر؟ لہذا اسے کمیٹی کے حوالے کریں کیونکہ محکمے نے جوابات غلط دیئے ہیں۔ اتنے غلط دیئے ہیں کہ نیچے "7" کے جواب میں لکھتے ہیں کہ مرکزی صحت حویلیاں سے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر! اسے کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی سے پہلے اس کا ایک اور بھی پروسیجر ہے تاکہ Thrash out ہو جائے اور اس پر ڈیبیٹ ہو جائے تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ بہت Important ہے اور اس پر Deliberation ہونی چاہیئے اس ہاؤس کی، تو آپ 48 کے تحت نوٹس دیدیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! اسمبلی میں سوال آتا ہے تو محکمے کو درست جواب دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 112 منجانب جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔ Not present

* 112 _ جناب مشتاق احمد غنی: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فروری 2001 کو ڈاکو دن دیہاڑے کلاشنکوف کی نوک پر تقریباً پینتیس لاکھ روپے محکمہ صحت ایبٹ آباد کے کیشئیر سے چھین کر فرار ہو گئے ;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پولیس کی کوششوں سے لٹیروں کا وہ گروہ پکڑا گیا تھا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً سولہ سو ملازمین کو تاحال انکی لوٹی ہوئی تنخواہیں ادا نہیں کی گئی ہیں ;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ملازمین کی لوٹی ہوئی تنخواہوں کے متبادل رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، متعلقہ پولیس کی کوششوں سے تین ڈاکو (۱) عبدالوحید ولد غلام دین ( ) اعجاز گل ولد محمد اکرم ( ) مسماۃ شمیم اختر زوجہ محمد اشرف پکڑے گئے تھے۔ ان میں اعجاز گل ولد محمد اکرم سے مبلغ دو لاکھ

روپے اور عبد الوحید ولد غلام دین سے مبلغ تین ہزار روپے برآمد کر لئے گئے تھے جبکہ تین ڈاکو محمد اجمل، محمد لیاقت اور راجہ عبد المالک ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے۔ پولیس اس سلسلے میں اپنی کارروائی کر رہی ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ صحت صوبہ سرحد اس مد میں مبلغ 34,80,643 کا کیس محکمہ خزانہ صوبہ سرحد کو بھیج دیا ہے۔ جونہی اسکی منظوری محکمہ خزانہ صوبہ سرحد دیگا۔ تو تمام ملازمین کو ان کی تنخواہیں ادا کر دی جائیگی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر۔ جب اسمبلی میں سوال آتا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو آپ رول 48 کے تحت نوٹس دیدیں۔

جناب نثار صفدر خان: سپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی گذارش ہے۔

جناب سپیکر: بس وہ تو ختم ہو گیا۔ سوال نمبر 175 منجانب۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: سر! میں مشتاق غنی کے سوال پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: کس پر، وہ تو Lapse ہو گیا۔ Mover نہیں ہے۔

قاضی محمد اسد خان: سپلیمنٹری تو کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

قاضی محمد اسد خان: میں نے کئی دفعہ عبد الاکبر خان کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، سوال نمبر 175 فرید خان، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 175 _ جناب فرید خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا کوہستان کے علاقہ کلکوٹ، بریکوٹ اور گورائی میں ایم۔ بی۔ ایس ڈاکٹرز اور ایل۔ ایچ۔ وی تعینات نہیں کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ علاقوں میں ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، دیر بالا کے موضع کلکوٹ، بریکوٹ اور گورائی میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی کی آسامیاں موجود ہیں۔ بی ایچ یو کلکوٹ کے ڈاکٹر عبدالحلیم کو جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کام کر رہا تھا، واپس بی ایچ یو کلکوٹ بھجوا دیا گیا ہے۔ حال ہی میں بھی کچھ ڈاکٹروں کے ضلع دیر بالا خالی آسامیوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ بی ایچ یو کلکوٹ کی ایل ایچ وی کو ڈیوٹی پر حاضری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ باقی خالی آسامیوں کو بھی جلد از جلد پر کر دیا جائیگا۔

(ب) جی ہاں، حکومت مذکورہ علاقوں میں اب بھی اگر ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی کی خالی آسامیاں رہ گئیں ہوں تو حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی جلد کارروائی کریگی اور جلد ہی ایل ایچ وی کی خالی آسامیاں بھی پر کر دی جائیں گی۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! دے سوال نمبر 175 د جز (الف) په جواب کښې دوئ وائی چې په کلکوټ، او په گورائی او په بریکوټ کښې بی ایچ یو کښې ایم بی بی ایس ډاکټر هم نشته او ایل ایچ ویز پکښې هم نشته دے خو بیا دوئ وائی چې په کلکوټ کښې مونږه عبدالحلیم نوم ډاکټر د رلیږلے دے خو ماته افسوس دا دے چې هغه عبدالحلیم صاحب تر اوسه پورے ما په سترګو نه دے لیدلے چې هغه څه قسم سړے دے؟ هغه واپس تلے دے د هغه په؟ ځائے باندې ئے بیا بل یو ډاکټر رالیږلے وو، هغه ډاکټر، ماته ډسترکټ هیلتھ آفیسر ډی ایچ او صاحب وائی چې دا بل ډاکټر چې کوم ئے رالیږلے دے کلکوټ بی ایچ یو ته، هغه چارج نه اخلی، لهذا هیلتھ منسټر ته درخواست اوکړه چې دا سړے صرف هلته کښې چارج واخلی نو بیا ځما په کنټرول کښې وی، زه به پرے تنخواه هم بندومه، زه په د هغه خلاف ایکشن هم اخلم، اوس خو هغه ځما کنټرول کښې نه دے۔ هغه د سره هلته چارج نه اخلی، یعنی ډاکټران هلته کښې راځی او هغوی بد معاشی کوی، چارج نه اخلی۔ هیډماسټران د سکول راځی او هغوی هلته کښې چارج نه اخلی۔ په دې حواله سره دیر کوهستان چې دے، که دغه شانتے حالت وی نو زه وایم چې هغه خلق به بالکل دا مطالبه شروع کړی چې مونږ بل یو ریاست کښې شامل کړئی، مونږ پاکستان سره نه یو، د هغه ځائے خلقو کښې انتهائی احساس محرومی ده، په هغه خلقو کښې، چې مونږ له ډاکټر نه راځی،

مونږ له ہیڅ ماسټر نه راځي او مونږه کوشش اوکړو، دے ځائے نه ئے اولیږو خو هلته کښې چارج نه اخلی، وائی چې کوہستان چرته جنات دی پکښې، چرته سړی خواره دی پکښې، هغه خلق خوری که څه وجه ده هلته کښې؟او د دې جواب کښې تاسو اووینئی جی دوئ وائی چې "باقی خالی آسامیوں کو بھی جلد" جز(الف) جواب کښې وائی، آخر سر کښې چې "باقی خالی آسامیوں کو بھی جلد از جلد پر کر دیا جائے"او بیا لاندے د جز"ب" په جواب کښې وائی چې "اگر ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی کی خالی آسامیاں رہ گئیں ہوں تو حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی جلد کارروائی کرے گی"بره وائی چې خالی آسامیاں شته دے، پر کوؤ به او بیا لاندے جواب کښې وائی چې که چرته خالی آسامیانے وی نو چې هغه ډک کړو۔یو طرف ته پخپله اقرار کوی چې خالی آسامیاں شته او بل طرف ته سوال کوی چې که چرته وی؟نو مونږ به ئے ډک کړو۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر!انہوں نے عبدالحلیم نامی ڈاکٹر کی جو بات کی ہے اس کی تفصیلات میں نہیں بتاؤنگا، فرید خان صاحب خود جانتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے فلور پر یہ بات کیوں کہی؟ان کو کیا ضرورت پڑی کہ اس فلور پر ڈاکٹر عبدالحلیم کی بات کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہیں؟ یہ خود تفصیلات جانتے ہیں بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے خود بھی مجھے یہ کہا تھا کہ ان کو واپس کریں تو یہ بے جانہ ہوگا۔جسطرح۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Point of personal explanation،پوائنٹ آف آرڈر نہیں Point of personal explanation.

جناب فرید خان: جی،جی۔یہاں ایک غلطی ہو رہی ہے اور میں اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!آپ بیٹھ جائیں،جب وہ۔۔۔

جناب فرید خان: میں نے محترم منسٹر صاحب سے کہا ہے کہ میں نے آپ سے ایک ڈاکٹر مانگا ہے اور آپ نے مجھے ایک ڈاکٹر دیا ہے۔لیکن اس ڈاکٹر کیلئے اب آپ سے لوگ سفارش کر رہے ہیں، میں نے ان کو Written دیا ہے کہ آپ ہمارے لئے کسی اور ڈاکٹر کا انتظام کرلیں تو بے شک اس ڈاکٹر کو لے جائیں، میں

نے شرط یہ رکھی ہے کہ آپ میرے بی ایچ یو میں کسی اور ڈاکٹر کو تعینات کر دیں تو بے شک اس ڈاکٹر کو لے جائیں اور اس شرط پر انہوں نے اس ڈاکٹر کو واپس ٹرانسفر کیا تھا اور دوسرا ڈاکٹر اب چارج نہیں لے رہا۔ ڈی ایچ او نے مجھ سے ریکوئسٹ کی ہے کہ آپ صرف اس کو اتنا مجبور کر لیں کہ وہ ڈاکٹر یہاں دیر کلکوٹ میں یہ چارج لے لے۔ یہ میرے اپنے گاؤں کا بی ایچ یو ہے۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: جناب! جہاں تک خالی آسامیوں کا تعلق ہے، مطلب یہ ہے انہوں نے کہا اس میں تو مجھے کوئی Contradiction نظر نہیں آ رہی ہے، دونوں باتیں ایک ہی طرح کی ہیں۔ ہم نے دونوں میں Admit کیا ہے کہ خالی آسامیاں ہیں، ہم ان کو پر کر رہے ہیں۔ میں نے ای ڈی اوز کو بھی یہ کہا ہوا ہے کہ جتنی ٹیکنکل پوسٹیں ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اختیار میں جتنی ہیں، ان میں ایل ایچ ویز ہیں، نرسیں ہیں یا ڈسپنسرز ہیں یا میڈیکل ٹیکنیشنز ہیں تو ہم نے ان کو اجازت دی ہے اور آج اسمبلی کے فلور سے بھی میں یہ بات کہتا ہوں کہ ان کو اجازت ہے کہ وہ انکی Recruitments کریں، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ جہاں تک ڈاکٹروں کا تعلق ہے تو ڈاکٹروں کی فریش ریکروٹمنٹ ہم کر رہے ہیں اور مجھے خلیل عباس صاحب کی اس تجویز سے اتفاق بھی ہے اور یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی بھی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم Feasibility Specific recruitment کرینگے تو یقیناً ہم ڈاکٹروں کی ڈیوٹی کو بھی یقینی بنا سکیں گے اور فرید خان صاحب نے جو بات فرمائی ہے کہ ڈاکٹر کی ٹرانسفر ہوئی ہے اور وہاں جا نہیں رہا ہے تو وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم ڈاکٹر کی ٹرانسفر کرتے ہیں تو ہمارے معزز ممبران کی طرف سے بھی پریشر ہوتا ہے، کسی کا کوئی رشتہ دار ہوتا ہے وہ کہتا ہے لیکن بہر حال میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کو یقینی بناؤنگا اور وہ ڈاکٹر وہاں جا کر اپنی ڈیوٹی سنبھالے گا۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! میرے تمام بی ایچ یوز، اس حوالے سے کیونکہ میرا کوئی ایک بی ایچ یو نہیں ہے، دو تین بی ایچ یوز کے میں نے نام دیئے ہیں، ان بی ایچ یوز میں لیڈی ڈاکٹر یعنی اگر بی ایچ یو صرف ایک عمارت کا نام ہو تو پھر میں مطمئن ہوں، اگر بی ایچ یو کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ایم بی بی ایس ہو گا، اس میں ایل ایچ وی ہو گی، اس میں باقاعدہ ڈسپنسری کے اندر دوائی خانہ ہو گا، تو ان تینوں چیزوں سے

میرے تمام بی ایچ یوز خالی ہیں، صرف ایک بلڈنگ ہے اور اس بلڈنگ کی تمام چار دیواری گری ہوئی ہے۔ بی ایچ یوز میں لوگ اپنے گدھے باندھتے ہیں، ان کو لوگوں نے مہمان خانہ بنایا ہوا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب! میری تو سر سمجھ میں نہیں آرہا، کبھی فرید خان صاحب جنات کی بات کرتے ہیں اور کبھی گدھوں کی بات کرتے ہیں، آخر یہ قصہ کیا ہے؟

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! نن چې کوم Questions اسمبلئی کښې راغی، دا ډیره اهم مسئله ده۔ دا کوئسچن نمبر 105، 107 اور175، د بحث دا دے چې-----

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، دا ته د کوم رول لاندے-----

میاں نثار گل: یو منټ، یو منټ جی۔

جناب سپیکر: نه، نه، دا تیر شوی دی۔

میاں نثار گل: نه جی، دا آخری کوئسچن ځه دا کوم رور فرید خان صاحب نه خبرئے ته پریږدئی-----

جناب سپیکر: په دې 175 کښې وایه۔

میاں نثار گل: په دې 175 کښې وایم۔

جناب سپیکر: بس وایه۔

میاں نثار گل: کوئسچن جی یو دے چې بی ایچ یو بالکل ورانے دی، هلته به ډاکټر څنګه لاړ شی؟ بی ایچ یو چې شته نه، ټولے ورانے پراتے دی، څنګه چې فرید خان صاحب وائی حجرے پکښې خلقو جوړے کړی دی مال پکښې خلق تړی نو مهربانی اوکړئی چې د هغې مرمت اوشی۔ ډاکټران به هله Agree کیږی او

هلته به ورشي۔ نو ټولو بی ایچ یوز کښې دغه رنګ بد حال دے نو ځکه ډاکټران ځی نه په علاقو کښې، کلو کښې دا غټه مسئله ده۔ دا نه شیرپاؤ دے ، نه لیډی ریډنګ دے ، او میجارټی مونږ د کلو خلق یو او په هره علاقه کښې ټولے صوبه کښې دا مسئله ده۔ نو دے باندې هیلتھ منسټر ته ریکویسټ کوؤ چې لږ غوندے د دا Serious واخلئی چې دا ډاکټران هغه علاقو ته لاړ شي۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ ۔د دوئ سره زما اتفاق دے چې دا بی ایچ یوز کښې ډاکټرانو ډیوټی نه کول د بی ایچ یوز-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!دا دومره اهم سوال دے ، په دې باندې رول 48 لاندے نوټس به ورکوؤ-----

(شور/قطع کلامی)

وزیر صحت: دے خپل سیټ له د لاړ شی جی، په خپل سیټ نه دے ناست۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر! یہ عبدالاکبر کبھی موبائیل چلاتے ہیں اور کبھی سیٹ چھوڑتے ہیں اور پھر بھی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں اپنی ہی سیٹ پر ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ یہ کوئسچن جو ہے یہ نہایت اہمیت کا حامل ہے اس پر رول 48 کے تحت آپ نوٹس دینا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔Next سوال نمبر 179 جناب زر گل خان صاحب ۔

* 179 _ زر گل خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کالاڈھاکہ کے تمام بی ایچ یوز میں ایل ایچ وی اور دائی کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو مذکورہ بی ایچ یوز اور اس میں تعینات عملہ کی تفصیل فراہم کیجائے نیز تاحال جو آسامیاں خالی ہیں ان کی وجہ بتائی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت بی ایچ یوز میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت دیگر خالی آسامیوں کو کب تک پر کریگی؛

(ہ) اگر (ج) کا جواب نفی میں ہو تو وجہ بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں جو عملہ تعینات ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حکومت نے اس وقت بھرتیوں پر پابندی لگائی ہوئی تھی جسکی وجہ سے یہ آسامیاں خالی رہ گئی تھیں۔

DETAIL OF BASIC HEALTH UNITS IN KALA DHAKA ALONGWITH STAFF POSITION.

Name of BHU	Sanctioned Posts	Filled	Vacant	Remarks
BHU Bartuni	Medical Officer	-	1	
	Medical Technician	1	-	
	Medical Technician	-	1	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	
BHU Jobdah	Medical Officer	1	-	
	Medical Technician	1	-	
	Medical Technician	-	1	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Ward orderly	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Beh/Sweeper	1	-	
BHU Miramada khel	Medical Officer	-	1	
	Medical Technician	1	1	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	

BHU Roar Mira	Medical Officer	-	1	Post of M.O are not sanctioned.
	Medical Technician	2	-	
	LHV	1	-	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	
BHU Kamser	Medical Officer	1	-	
	Medical Technician	1	-	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	
BHU Kandar Shagai	Medical Officer	-	1	
	Medical Technician	2	-	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	
BHU Palosa	Medical Officer	1	-	
	Medical Technician	2	-	
	LHV	1	-	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	1	-	
	Ward Orderly	1	-	
BHU Darbani	Medical Officer	-	1	
	Medical Technician	2	-	
	LHV	-	1	
	Dai	1	-	
	Chowkidar	1	-	
	Behishti	-	1	
	Ward Orderly	1	-	

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں، مستقبل قریب میں تمام خالی آسامیوں کو پر کر دیا جائے گا۔

(ہ) ایضا

جناب زر گل: جناب ډیر د افسوس مقام دے جی، علماء حضرات ئے په دروغو عادت کړل جی (قہقہے) زه حیران په دې یمه چې زما دا کوئسچن چې دے جی، هلته خو یو ډسټرکټ گورنمنټ نشته دا خو درته مخکښې Clear کړم۔ سر! دوئ جواب را کړے دے، دا اته بی ایچ یو گانے دی په کالا ډهاکه کښې او په دې په یو بی ایچ یو کښې دائی نشته جی او دوئ اتو واړو کښې دا لیکلی دی چې دائیانے شتے "لعنت اللہ علی الکذبین" دا د دې گورنمنټ سر، بدنامی ده۔ زه په دې نورے زیاتے خبرې نه کومه خو دا د کمیټئی ته حواله شی چې دا په حساب ئے پوه شی چې دا څومره دروغ ئے وئیلی دی جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب خو واوره کنه۔ منسٹر صاحب!

جناب زر گل خان: بس خو کمیټئی ته ئے ورا و غورځوه روره۔

(قہقہہ)

وزیر صحت: نہیں جی، پہلے میری وضاحت سنیں۔ یہ انفارمیشن ہم نے وہاں کے ای ڈی او ہیلتھ سے مانگی ہے اور انہوں نے یہ انفارمیشن بھیجی ہے۔ میں اس کو چیک کرونگا، اگر اس میں کوئی غلطی نکلی تو ہم ان کو سزا دینگے۔

جناب زر گل خان: سر! دا ټول غلط دے جی۔ دا خو ډیر غټ فراډ دے جی۔ دا د دې تنخواه گانے اوخی که څه چل دے؟ قسم دے جی زه په دې فلور آف دی هاؤس وایم چې یوه دائی نشته جی او ټولے ئے لیکلے دی چې هغه هلته موجود وی جی۔ دا کمیټئی ته اولیږئی جی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! زما یو ضمنی سوال دے جی۔ جناب سپیکر صاحب! دے هاؤس ته چې یو غلط جواب را شی دا د دې ټول هاؤس بے عزتی ده۔

جناب سپیکر: جی!

جناب پیر محمد خان: ځکه چې دلته ئے جواب راځی، تهیک به جواب راځی ،دوئ د (الف)په جواب کښې چې"آیا یہ درست ہے کہ کالاڈھاکہ کے تمام بی ایچ یوز میں ایل ایچ وی اور دائیوں کی آسامیاں خالی ہیں ؟"وائی، "جی نہیں"۔یعنی مطلب دا دے چې پوسټونه خالی نه دی، ډک دی۔ لاندے بیا پخپله د (ب) په جواب کښې وائی، "اس وقت بھرتیوں پر پابندی لگائی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے آسامیاں خالی رہ گئی ہیں" یعنی بره وائی چې خالی نشته، دلته بیا وائی چې خالی پاتے شوے دی۔ بیا لاندے د(ج)په جواب کښې دی " آیا یہ درست ہے کہ حکومت بی ایچ یوز میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے" وائی "جی ہاں" دا څنګه جوابونه راغلی دی چې بره وائی چې خالی ځایونه نشته،بنګته وائی آؤ، "جی ہاں"دا خو هسې د هاؤس سره مذاق دے۔دا محکمے والا مذاق کوی۔ دامونږ دے هاؤس سره ،دا ولے ؟مونږ په دې څیز باندې پوهیږو نه۔ جواب د هاؤس ته صحیح راکړے شې۔ سپیکر صاحب، دا کمیټئی ته ریفر کړئی۔

وزیر صحت: ګوره تاسو په جواب نه یئی پوهه شوې۔ جواب دا دے چې دا یواځے د ایل ایچ ویز آسامیانے نه دی۔ ایل ایچ ویز،دائیانے او نور ټیکنیکل سټاف، د دوئ دا ټول مجموعی طور خبره شوې ده۔ بیا دا ډیټیل مونږ ورکړے وو چې په دې کښې کوم ایل ایچ ویز نشته دے ، کوم دائیانے نشته دے ، تفصیلات هم مو ورکړے دی دا خو مونږ نه دی وئیلے چې ټولے آسامیانے خالی دی۔ او دا مو Admit کړی دی چې آسامیانے پکښې خالی شته دے او په دې وجه وه چې په دې باندې د حکومت د طرف نه پابندی وه۔ څنګه چې ما ګذارش اوکړو په ټیکنیکل پوسټونو باندې نشتے ، د هغې مونږه ضلعو ته دا اجازت ورکړے دے چې هغوې د په دې Recruitment اوکړی چې کوم Non-Technical پوسټونه دی، نو هغې د پاره به کابینه فیصله کوی، پالیسی به وضع کوی، د پالیسی مطابق به کوؤ۔ نو دے کښې داسې څه دغه نشته دے چې دا مونږه په یو ځائے کښې یوه خبره کړې ده او په بل ځائے کښې بله کړې ده۔

جناب سپیکر: زر گل خان۔

جناب زر گل خان: سر زه نه یم مطمئن جی، څومره کمیټئی نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر گل خان!

جناب زر گل خان: منسټر صاحب په خدمت کښې زما عرض دا دے جی چې دا کمیټئی ته نه وی حواله شوے جی، دوئ ته دا دروغ رشتیا ښکاره شی، هغه به پورے ښاندی چې مونږه هغوی ته هسې تهوک تهکړی کار اوکړو۔ د دوئ د عزت سوال دے جی او که د دې ایوان استحقاق نه مجروح کیږی نو زما استحقاق خو مجروح شوے دے۔ دا به کمیټئی ته حواله کړی، هلته کښې به کښینو۔ دا بالکل فراډ شوې دے جی۔ او دا دومره غټ فراډ دے که چرے دا حواله شی کنه دا د لکهونو کروړونو تنخواه ګانے اوزی او غریب عوام مونږ ته درخواستونه راکړی او مونږ هغوې ته وایو پابندی ده او دلته ئے لیکلی دے چې هلته نشته۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں زر گل خان کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ صحیح طور پہ Matter, probe ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

وزیر صحت: میں نے توان کو یقین دہانی کروادی ہے کہ میں اپنی سطح پہ اس کو چیک کرونگا۔ اگر اس میں غلطی نکلی، تو میں فلور آف دی ہاؤس پر بھی یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں ان کو سزا دونگا۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، غلطئی خو په دیکښې واضح دی، غلطئی دی۔ دا کمیټئی ته اولیږئی چې د هغه مانسهره سکینډل مشهور وو، یو تیر شوې دے، هغه شانتے که سکینډل په دې کښې ښکاری ځکه چې یو ځائے کښې اقرار کوی او بل ځائے کښې انکار کوی، هم یو سوال دے، یو ځائے کښې اقرار کوی، بل ځائے کښې انکار کوی۔ یعنی په یوه خبره کښې چونکه اقرار و انکار دا ډیر واضح حده پورے شک نه بلکه یقین ته پریوځی۔ کله دوئ وائی چې دا ټیکنیکل سټاف کښې پابندی نشته۔ هم د هغه ایل ایچ وی خبره ده، دا ایل ایچ وی خو ټیکنیکل سټاف کښې ده۔ پکار ده چې هغه تعینات شوے وے کنه۔

جناب محمد ارشد خان: او ہر ځائے کبنې دا غلطیانے دی، دا سلیکټ کمیټئی ته حواله شی، دا د دوئ خبره ټهیک ده، مونږ دے سره متفق یو۔

جناب زر گل خان: مونږه خو د ګهوسټ سکولونو او ګهوسټ ہسپتالونو اوریدلے وو خو د ګهوسټ دائیانو مو نه وو اوریدلے۔ په دیکبنې دا ګهوسټ دائیانے نیسئی، دا حواله کوئی۔

جناب سپیکر: زر گل خان صاحب، منسټر صاحب تاسو ته اووئیل چې ای ډی او هیلتهه به را اوغواړی، تاسو به ورسره کبنینئی۔ مطلب دا دے چې که غلط وو نو هغه خو اووئیل چې زه بالکل سزا ورکولو تیار یمه۔ Summary Trial به اوکړی۔

جناب زر گل خان: سر! دا کمیټئی مو څه له جوړه کړې ده؟ ډاکټر صاحب ئے حواله کړئی، سلیم صاحب ته، نر سړے دے، کالا ډهاکه به هم اووینی-----

وزیر صحت: زه د دوئ بنیګړے د پاره دا تجویز پیش کومه چې زر گل خان او زه او ای ډی او هیلتهه به کبنینو، دا کار به زر اوشی، که کمیټئی ته ئے دا حواله کړونو دا به ډیر وخت واخلی او مسئله به حل نه شی۔

جناب سپیکر: بس صحیح ده Next سوال نمبر 181 جناب اختر نواز خان۔

* 181 _ جناب اختر نواز خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہری پور کی سات لاکھ بیس ہزار کی آبادی کیلئے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں صرف نو میڈیکل آفیسرز موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی ایمر جنسی وارڈ میں صرف ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے، جو پوسٹ مارٹم بھی کرتا ہے اور کسی حادثے کی صورت میں دس بارہ مریضوں کو بیک وقت طبّی سہولت فراہم کرنا اسکے بس سے باہر ہوتا ہے اور اکثر مریض تڑپ تڑپ کر مر جاتے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں نہ میڈیکل سپیشلسٹ اور نہ ہی گائناکالوجسٹ ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتال میں کب تک میڈیکل سپیشلسٹ میڈیکل آفیسر اور گائناکالوجسٹ کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، ڈی ایچ کیو ہسپتال ہری پور میں نو میڈیکل آفیسرز کی آسامیاں ہیں۔ جن میں پانچ گریڈ سترہ اور چار گریڈ اٹھارہ کی آسامیاں ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ایمرجنسی میں ایک ڈاکٹر ہی تعینات ہوتا ہے اور اسکی ڈیوٹی کے دوران اسے پوسٹ مارٹم بھی کرتا ہے۔ اور باقی معاملات بھی نمٹانے ہوتے ہیں۔ لیکن حادثے کی صورت میں دوسرے ڈاکٹروں سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ اور ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ پوسٹ مارٹم کے دوران حادثے کی صورت میں مریضوں کی دیکھ بھال نہ کی گئی ہو۔ اسی صورت میں ہسپتال میں ڈاکٹر کا تعین کیا جاتا ہے اور مریضوں کو ایسے بھی نہیں چھوڑا جاتا۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ فی الحال نہ میڈیکل سپیشلسٹ اور نہ ہی گائناکالوجسٹ موجود ہے۔ یہ دونوں آسامیاں خالی ہیں۔

(د) مذکورہ خالی پوسٹیں جو کہ میڈیکل سپیشلسٹ اور گائناکالوجسٹ وغیرہ کی تعیناتی کیلئے کیس زیر غور ہے اور جلد ہی ان تمام خالی پوسٹوں پر بھرتی ہو جائیگی۔

جناب اختر نواز خان: شکریہ، جناب سپیکر، انہوں نے جو جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ پوسٹ مارٹم کے دوران، چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ایمرجنسی میں جو ڈاکٹر ہوتا ہے، وہی پوسٹ مارٹم کرتا ہے اور کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ کوئی مریض تڑپ تڑپ کر مر گیا ہو۔ یا مریضوں کو کوئی مشکلات پیش آئی ہوں اور یہاں پر دوسرے تین ارکان اسمبلی بھی میرے ساتھ بیٹھے ہیں، ہری پور سے ان کا تعلق ہے، یہ وہ بھی جانتے ہیں کہ ایسے لاتعداد واقعات ہوئے ہیں کہ جب ایک ڈاکٹر وہاں موجود ہے اور وہی جا کر پوسٹ مارٹم بھی کریگا اور او پی ڈی سے اٹھ کر وہ جاتا ہے تو میرے خیال میں اس طرح ہوتا ہے اور اگر اس کا یہ جواب دینے کی بجائے منسٹر ہیلتھ صاحب ان کو یہ ہدایت کر دیتے کہ آئندہ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے تو میرے خیال میں زیادہ بہتر تھا۔

جناب سپیکر: اچھا، عنایت اللہ صاحب!

جناب اختر نواز خان: اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے گائناکالوجسٹ اور میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر کی جو بات کی ہے کہ یہ پوسٹیں خالی ہیں اور ان پر حکومت غور کر رہی ہے اور جلد ہی ان خالی پوسٹوں پر بھرتی ہو

جائیگی۔اب یہ بھرتی کب کرتے ہیں، یہ تو مجھے پتہ نہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو خالی پوسٹیں ہیں، ان کو کب Fill کیا جائیگا؟ اس کی وضاحت کی جائے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کب تک یہ کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب!

وزیر صحت: جہاں تک جز (ب) کا تعلق ہے تو اس میں گزارش کرونگا کہ نو میڈیکل آفیسرز ہیں اور نو میں سے بس یہی ممکن ہے، اسی Proportion میں یہی ممکن ہے کہ ایک ڈاکٹر ایمرجنسی میں Available ہو اور جہاں تک میڈیکل سپیشلسٹ اور گائنا کالوجسٹ کا تعلق ہے تو میڈیکل سپیشلسٹ ہم نے ایک ایسے ڈاکٹر کو جو کوالیفائیڈ ہے لیکن ان کو پوسٹ نہیں ملی ہے، ہم نے ان کو تعینات کیا ہے اور As a medical specialist وہ وہاں کام کر رہے ہیں، جبکہ گائنا کالوجسٹ کی ہم نے Proposal دی ہے انشاءاللہ چند دنوں میں اس کا آرڈر ہو جائے گا۔

قاضی محمد اسد خان: سپلیمنٹری، مسٹر سپیکر سر۔ اس پہ میں-----

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب! وہ تو مطمئن ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: میں تھوڑا مطمئن نہیں، میرا خیال نہیں ہے کہ وہ مطمئن ہوں، ابھی انہوں نے نہیں بتایا جی کہ میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: وہ مطمئن ہیں اسی لئے تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: ابھی میں ان سے پہلے کھڑا ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب اختر نواز خان: جناب میں مطمئن نہیں ہوں لیکن انہوں نے تین، چار دن کی بات کی ہے۔ تین چار دن بھی دیکھ لیتے ہیں کہ تین چار دنوں میں آیا وہاں پر کسی کی پوسٹنگ ہوتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ سات لاکھ بیس ہزار کی آبادی کا ضلع ہے اور تقریباً ایک لاکھ یا سوا لاکھ افغان مہاجرین بھی ہمارے پاس ہری پور میں ہیں اور یہ جواب دے دینا کہ ہمارے پاس نو ہی ڈاکٹرز ہیں تو اس میں یہی ہو سکتا ہے کہ ایمرجنسی میں ایک ہی ہو گا اور اگر کوئی بڑا حادثہ ہو گا تو باقی ڈاکٹرز کو

بلایا جائے۔ برائے مہربانی اس بات کو Reconsider کریں اور آپ ہمیں ایمرجنسی کے لئے بھی سٹاف جو ہے یعنی ڈاکٹر بڑھائیں اور وہاں پر جو سہولیات ہیں، ان کو درست کریں۔ یہ اس طرح کہہ دینا کہ مجبوری ہے اور ہم مجبور ہیں؟ برائے مہربانی اس پر ذرا ہمدردانہ غور کیجئے۔

وزیر صحت: جناب! انکی تشویش بجا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں Sanctioned posts ہی نو ہیں۔ یہ میں نے ان سے گزارش کی ہے اور یہ ہمارا اختیار نہیں ہے کہ ہم ان کے لئے مزید پوسٹیں Sanction کریں۔ لیکن ان کی اطلاع کیلئے عرض کرتا چلوں اور یہ ان کو پتہ بھی ہے کہ وہاں ہری پور ہی میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل A-Category کے نام سے بن رہا ہے یہ تھوڑا سا شہر سے باہر ہے لیکن وہ بن رہا ہے۔ اس میں ہم ساری Facilities provide کریں گے اور اسی کو ہم District Head Quarter Hospital میں Convert کرینگے۔ اس کی تفصیلات ان کو معلوم ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: اس میں گزارش یہ ہے جی کہ Next سوال میں آپ دیکھیں گے اس کا فیز 2 ابھی Complete ہوگا Structure adjustment programme کے تحت تو جب تک وہ ہوگا، پتہ نہیں کیا ہماری Truancy آئے گی، Installment آئے گی آئی ایم ایف سے یا ایشین ڈویلپمنٹ بینک سے تو اس سے پہلے برائے مہربانی کچھ کریں۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 182، منجانب جناب اختر نواز خان صاحب ۔

* 182 _ جناب اختر نواز خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہری پور ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی عمارت پر کام گزشتہ چار سالوں سے بند کر دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور میں Serious قسم کے مریضوں کیلئے علاج کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ ان کو ایبٹ آباد یا اسلام آباد بھیجا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال کی عمارت کو مکمل کرنے اور اسے چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کا کام کن وجوہات کی بناء پر اتنے عرصے سے بند ہے۔ تفصیل بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، نئی عمارت پر کام بند نہیں ہوا البتہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سست رہا ہے۔ لیکن اسی مہینہ یعنی ماہ فروری میں فیز۔I مکمل ہو جائیگا اور حکومت کی تجویز کے مطابق ہسپتال کا کچھ حصہ اس میں منتقل ہو جائیگا۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں CCU/ICU کا شعبہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جن کو CCU/ICU میں رکھنا ضروری ہو، ان کو یہاں ہسپتال میں نہیں رکھا جاتا اور ضروری ابتدائی طبّی امداد کے بعد مریضوں کے مفاد میں ان کی خواہش کے مطابق ایبٹ آباد بھیجا جاتا ہے۔

(ج) ہری پور میں نئے ہسپتال کے عمارت کا کام جاری ہے۔ فیز۔I اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ فیز۔II کا PC-I کی تکمیل آخری مراحل میں ہے۔ اور اسی سال فیز۔II پر کام شروع ہو جائیگا۔ آئندہ تین سال میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ کیونکہ یہ سکیم ہے۔ سٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ کریڈٹ کے تحت مکمل کی جائیگی۔

جناب اختر نواز خان: شکریہ جناب سپیکر۔ انہوں نے جز (الف) میں جواب یہ دیا ہے کہ ماہ فروری میں فیز فرسٹ مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد ہسپتال کا کچھ حصہ وہاں پر نئی عمارت میں منتقل کیا جائے گا، میرے خیال میں مجھے شک اس طرح گزرتا ہے کہ فروری کا مہینہ تو گزر اچکا ہے اور اب جون شروع ہو گیا ہے اور ختم بھی ہو جائے گا، تو ابھی تک تو وہاں پر کوئی بھی ہسپتال کا حصہ منتقل نہیں کیا گیا۔ تو اس کی بھی یہ وضاحت کریں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ فروری میں منتقل ہو گا مگر ابھی تک وہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہوئی دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ وہاں ہری پور میں تمام سہولیات موجود ہیں لیکن مریضوں کی خواہش کے مطابق ان کو ایبٹ آباد اور دوسرے علاقوں میں بھیجا جاتا ہے، تو یہ بھی بڑی حیران کن اور دلچسپ بات ہے کہ مریض جو غریب لوگ وہاں جاتے ہیں تو وہ اپنی خواہش پر ٹھنڈے علاقے میں، چاہتے ہیں کہ ہمیں ایبٹ آباد یا مانسہرہ یا اس علاقے میں بھیجا جائے کہ ہم وہاں کی سیر کریں گے، وہ علاج کروانے کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے مریضوں کو، غریب لوگ ہیں اور بڑی مشکل سے وہ ایبٹ آباد وغیرہ لے کر جاتے ہیں، یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ یہ کہیں جی کہ لوگ اپنی خواہش کے مطابق مریضوں کو لے کہ ایبٹ آباد جاتے ہیں۔ اچھا ایک اور بات کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ جو نئی عمارت ہے، اس

کا فیز فرسٹ اس سال مکمل ہو جائے گا اور سیکنڈ فیز کا PC-I بن چکا ہے اور آخری مراحل میں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دس بارہ سال سے اس ہاسپٹل پر کام جاری ہے اور بڑی سست روی کے ساتھ، ابھی تک یہ آگے نہیں چل سکا اور اس سے پہلے بھی جس طرح انہوں نے جز (الف) میں یہ کہا ہے کہ فروری میں نئے ہاسپٹل میں پرانا ہاسپٹل منتقل ہو جائیگا وہ بھی آپ نے دیکھ لیا کہ آج جون ہے اور جون کے مہینے تک اس عمارت میں منتقل ہونا تو دور کی بات ہے بلکہ کوئی آثار بھی نظر نہیں آتے۔ تو اب جو عمارت جو انہوں نے کہا ہے کہ تین سال میں بنے گی اور اس کی بھی جو فیز فرسٹ اور سیکنڈ کی بات ہے، یہاں پر تو مجھے لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ میری یہ ریکوئسٹ ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری بہت مختصر سا ہوتا ہے، آپ تو تقریر کر رہے ہیں۔ جناب عنایت اللہ صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ جس طرح کہ ہم نے سوال میں جواب دیا ہے، فیز ون مکمل ہو چکا ہے اور جس طرح ان سے ہم نے وعدہ کیا، فیز ٹو کی Approval ہو چکی ہے، اس کا ٹینڈر بھی ہوا ہے۔

(اسی مرحلے پر ظفر اللہ خان مروت رکن اسمبلی کی پاس موجود موبائل فون پر گھنٹی کی آواز آئی)

<u>جناب سپیکر</u>: پہلے ان سے موبائل فون لے لیا جائے۔ اور آج کیلئے ان کو سیشن میں نہ آنے دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے باہر چلے گئے)

<u>وزیر صحت</u>: ہم نے فیز۔ون لکھا ہے کہ فیز۔ون Complete ہو جائے گا۔ ہسپتال کا کچھ حصہ وہاں منتقل ہو گا، قاضی اسد صاحب نے جو تشویش ظاہر کی ہے کہ ابھی تک وہ نہیں مکمل ہوا ہے، کب تک، کیا یہ چار، پانچ سال میں مکمل ہو گا؟ تو اس لئے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ فیز۔ون Complete ہو چکا ہے، اس لئے ہم وہاں ہسپتال کا ایک حصہ جلد ہی منتقل کریں گے اور جن آسامیوں کا ہم ذکر کر رہے ہیں ان کی بھی جلد ہی ہم منظوری لیں گے اور بہت جلد اس پر Recruitment ہو گی۔ اسی طرح یہ جو انہوں نے فرمایا کہ DHQ ہسپتال میں I.C.U اور C.C.U کا شعبہ موجود ہے، یہ انہوں نے پڑھا نہیں، اس میں لکھا ہے کہ موجود نہیں ہے، اسی لئے لوگوں کو ایبٹ آباد بھیجا جاتا ہے اور لوگوں کی خواہش پہ ان کو جن کو تکلیف ہوتی ہے، ایبٹ آباد بھیجا جاتا ہے تو اس میں ہم نے یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ شعبے موجود ہیں بلکہ ہم نے یہ

اعتراف کیا ہے C.C.U اور I.C.U موجود نہیں ہیں، اس لئے لوگوں کو ہم ایبٹ آباد بھیجتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب صاحب، زما دا خیال دے چې نن یو-----

جناب پیر محمد خان: (الف) دے جواب کښې وائی چې-----

جناب سپیکر: دے هیلتھ منسټر صاحب سره د ورانه راغلې ده که؟

جناب پیر محمد خان: نه نه، زما ورور دے-----

جناب سپیکر: نه نه، رور دے خو پته دا سې لګی چې هیلتھ منسټر سره د څه-----

جناب پیر محمد خان: نه نه، رور مے دے۔ رور مے دے خو د محکمے جوابونه غلط راځی، د دوئ توهین کوی او د دوئ توهین زمونږ د دې هاؤس توهین دے۔ جناب سپیکر صاحب! دوئ تپوس کوی چې "آیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی عمارت پر کام گزشتہ چار سال سے بند کر دیا گیا ہے"۔ دوئ وائی چې "نہیں" خو دلته کښې بیا وائی "اسی مہینہ یعنی ماہ فروری میں فیز۔ ون مکمل ہو جائیگا"۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے اگر انہوں نے موبائل دے دیا ہے تو پھر وہ سیشن میں بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: کیا یہ فروری میں مکمل ہو چکا ہے؟

وزیر صحت: میرے خیال میں انہوں نے سنا نہیں، میں نے تو گزارش کی ہے کہ فیز۔ ون مکمل ہو چکا ہے، فیز ٹو کیلئے بھی ہم نے فنڈز ریلیز کئے ہیں اور کام بھی شروع ہو چکا ہے لیکن میرے خیال میں وہ سن نہیں رہے ہیں۔

جناب اختر نواز خان: جناب سپیکر! میں ایک ذاتی نکتہ وضاحت پر آپ سے ریکوئسٹ کرونگا۔ ایک بہت ہی اہم قسم کا مسئلہ ہے اور آپ مجھے اس پر پانچ منٹ دینگے۔ بات یہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: نہیں جی، اگر آپ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں اور اگر آپ اس پہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو رول48 کے تحت نوٹس دے دیں۔ بہت سارے سوال آپ کے بھائیوں کے باقی ہیں اور اہم سوالات ہیں پھر یہ رہ جائیں گے۔

جناب اختر نواز خان: سر! یہ بات جو میں آپ کے سامنے لا رہا ہوں، یہ بات تو مجھے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کرنی چاہیئے تھی لیکن بات یہ ہے جی کہ یہ عوامی مسئلہ بن گیا اور اس پر پبلک میں بات ہوئی ہے، تو بات یہ ہے کہ اس ایوان کے تمام معزز اراکین کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے 8 مئی کو میری ایک قرارداد جو میں نے سول ہسپتال کھلابٹ کو بحال کرنے کی سلسلے پیش کی تھی، سب جماعتوں نے، سب اراکین نے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا لیکن ہوا یہ کہ 31 مئی کو ہمارے منسٹر ہیلتھ صاحب ہری پور تشریف لے گئے اور وہاں پر میرے کچھ دوستوں نے جماعت اسلامی کے میرے بھائیوں نے انہیں مجبور کیا کہ آپ یہاں پر Announce کریں کہ سول ہسپتال کھلابٹ کو بحال کیا جا رہا ہے۔ وہاں موجود تحصیل اسمبلی ہری پور کے ناظم میرے بھائی بیٹھے تھے تو انہوں نے ان سے کہا کہ یہ تو اختر نواز نے 8 مئی کو قرارداد پیش کی اور وہ منظور ہو چکی ہے اور آپ یہاں پر اس کا اعلان نہ کریں اور اگر آپ کرتے ہی ہیں تو ہری پور میں تیرہ یونٹ بند پڑے ہیں، ان میں سے کسی کا اعلان کر دیں تاکہ جو یونٹ بند پڑے ہیں ان کو بحال کریں لیکن انہوں نے وہاں پر یہ ایک اعلان کر دیا اس کے بعد یہ ہوا کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اگر آپ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں تو کریں کہ بھئی انہوں نے Announce کیا ہے اور نہیں ہوا ہے، تو پھر وہ جواب دینگے۔

جناب اختر نواز خان: سپلیمنٹری کو کنسیجن کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب اختر نواز خان: اس کے بعد یہ ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں یا تو آپ 48 کے تحت نوٹس دے دیں اور پھر اس پہ Debate کریں۔

جناب اختر نواز خان: آپ میری بات تو سنیں، بس ختم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں یا تو آپ 48 کی تحت نوٹس دے دیں پھر اس پر Debate کریں۔

جناب اختر نواز خان: اب میں ایک بات پر ختم کرتا ہوں کہ اب انہوں نے یہ کام کیا کہ یہ خوشخبری ایک دی کہ جماعت اسلامی کی طرف سے حالانکہ ایم ایم اے کی حکومت ہے، کسی ایک جماعت کی نہیں ہے، انہوں نے کھلابٹ میں پانچ، چھ ہزار کچھ اس قسم کے پمفلٹ وغیرہ گھر گھر بھیجے ہیں اور کہا ہے کہ اختر نواز ایک نااہل آدمی ہے، ہماری جمیعت العلماء پاکستان کا وزیر اعلیٰ کھلابٹ آیا، وہ بھی اعلان نہ کر سکا اور جماعت اسلامی کے وزیر نے اس کا کر دیا ہے۔ اب انہوں نے مساجد میں اعلانات بھی کئے ہیں۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب میں یہاں موجود ہوں اور میری موجودگی میں میری قرارداد پر اتفاق رائے سے یہ ہوا ہے تو کل میری جب، آخری بات، میری منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے، بات میں یہاں نہ لاتا، ان کے ساتھ میری بات ہوئی ہے تو انہوں نے مجھے کیا جواب دیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے مجھے تو استحقاق کی تحریک لانی چاہیئے تھی۔

جناب سپیکر: تو پھر استحقاق ہی لے آئیں نا۔

جناب اختر نواز خان: وہ بھی لاؤنگا۔ انہوں نے مجھے یہ کہا ہے، پہلے تو یہ سنا کرتے تھے کہ اپوزیشن والوں کو لوگ جو ہیں وہ دیوار کیساتھ لگاتے ہیں لیکن اپنے ہی ساتھی، اپنے آدمی کو دیوار کیساتھ لگانا چاہ رہے ہیں۔

(اوہ اوہ کی آوازیں)

جناب اختر نواز خان: میرا تعلق جمیعت العلماء پاکستان سے ہے، اب اکلوتا ممبر ہوں ان کا اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کا پارلیمانی پارٹی کا لیڈر بھی ہوں، اگر کوئی اس پر شک کرے تو میں وہ بھی وضاحت کر سکتا ہوں کہ میں کس طرح پارلیمانی لیڈر رہوں۔ اب بات یہ ہے کہ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ بھئی یہ تو کریڈٹ کی بات ہے، جماعت اسلامی والے، ہری پور والے اگر کریڈٹ لینا چاہتے ہیں، تو یہ انکا حق بنتا ہے کہ وہ کریڈٹ لیں، اب آپ پر Depend کرتا ہے کہ آپ کریڈٹ لے لیں، کیش کروانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں یا وہ ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم ایم اے کی حکومت ہے اور انہوں نے میرے ساتھ جذباتی ہو کر بات کی۔ ان کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ میں نے آزاد حیثیت میں اٹھائیس ہزار ووٹ حاصل کئے ہیں، یہ اگر آزاد حیثیت میں الیکشن لڑ کر کامیاب ہو کر آتے تو میں سمجھتا کہ واقعی ان کی اگر وہ بات ہے تو۔۔۔۔(تالیاں)۔۔۔۔۔وہاں پر میں نے

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیئے۔

جناب اختر نواز خان: میرے ساتھ مقابلے میں جو لوگ تھے، ایم ایم اے کے آدمی نے دو ہزار ووٹ حاصل کئے ہیں، میں نے اٹھائیس ہزار ووٹ حاصل کئے ہیں، آج تک تو میں نے بھی سب کچھ دیا ہے۔ یہ کیا مذاق ہے کہ مجھے دیوار کیساتھ لگایا جا رہا ہے؟ یہ اچھی بات نہیں ہے اور منسٹر صاحب نے جس طرح کہ میرے ساتھ بات کی ہے، میں اس سے سخت جواب دے سکتا ہوں، یہاں بھی دے سکتا ہوں، باہر بھی دے سکتا ہوں لیکن میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کروں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب اور دوسرے وزراء آئندہ ممبران اسمبلی کے ساتھ اس قسم کا ہتک آمیز رویہ اختیار نہیں کریں گے اور ان کو سوچنا چاہیئے کہ پہلے ہم ایم پی اے ہیں، اس کے بعد سپیکر، ڈپٹی سپیکر، سی ایم یا منسٹرز ہیں۔ اگر ہمیں عزت نہیں ملے گی تو خدا گواہ ہے ان کو بھی عزت ہم نہیں دیں گے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: آنریبل ممبر کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں جناب سپیکر اور میں گزارش کرنا چاہونگا کہ اس دن یہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ ہم اپوزیشن میں اور حکومت میں فرق نہیں کریں گے، ان کا اپنا ایک ممبران سے نالاں ہے تو ہم اپوزیشن والے کیا کہہ سکتے ہیں؟ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: مجھے افسوس ہے اختر نواز خان کو جو تکلیف ہوئی ہے اور ان کے احساسات مجروح ہوئے ہیں، مجھے اس پر بہت زیادہ افسوس ہے۔ لیکن میں وضاحت کرنا چاہونگا، اگر اس کے بعد بھی ان کے احساسات اسی طرح رہتے ہیں تو میں Compensation کیلئے تیار ہوں۔ وہ جو بھی کہیں گے، میں ان کے لئے، مطلب ہے اگر وہ پریویلج موشن لاتے ہیں اور ایوان کی پریویلج کمیٹی جو فیصلہ کرتی ہے، میں اس کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا جو وزٹ تھا، وہ انتہائی عجلت میں بنا تھا اور میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ

میں نے قاضی اسد صاحب کو جو وہاں اس حلقے کے ممبر ہیں، ان کو میں جلدی جلدی Contact کر سکا، راجہ صاحب کو Contact کر سکا۔ انتہائی عجلت میں میرا وزٹ بنا تھا اور میں ادھر گیا اس لئے میں ان کو Contact نہ کر سکا۔ اس لئے مجھے افسوس ہے۔ جو اعلان میں نے وہاں کیا تھا، اس کا Background کچھ اس طرح ہے کہ اسمبلی میں فیصلہ ہوا اور ادھر ان کے جو کزن ہیں، ناظم صاحب، وہ بھی موجود تھے۔ اور باہمی مشاورت سے میں نے سٹیج پر جو اعلان کیا، وہ اس طرح کیا کہ اسمبلی میں اس پر ریزولیوشن بھی پاس ہوا ہے اور اسمبلی میں یہ بات اٹھی بھی ہے۔ اس لئے ہم ان کی بحالی کا اعلان کرتے ہیں اور ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جتنی بھی Facilities بند تھیں میں نے ان سب کا اعلان کر دیا تھا، اس ایک کھلابٹ کے سول ہاسپٹل کا اعلان نہیں کیا تھا بلکہ سب کا اعلان کیا تھا کہ ہم ان سب کو بحال کر رہے ہیں۔ جو دوسری بات انہوں نے فرمائی کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ جماعت والوں کا حق ہے کہ کریڈٹ لینا چاہتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بات غلط کر رہے ہیں بلکہ یہ میری بات کو سمجھے نہیں ہیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ ہر ایک جگہ سیاسی لیڈرز اپنے لئے کریڈٹ لینا چاہتے ہیں اگر وہ لے رہے ہیں تو یہ میں ان کو پابند نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں یہ کریڈٹ لے رہے ہیں اور کیوں یہ اعلانات کر رہے ہیں؟ اور آپ کا بھی حق بنتا ہے۔ بلکہ میں نے ان سے یہ گزارش کی آپ تو ریزولیوشن لائے تھے، آپ کا تو زیادہ حق بنتا ہے کہ آپ وہاں جا کر اس کو کیش کریں۔ آپ کتنا کیش کرتے ہیں، وہ کتنا کیش کرتے ہیں۔ .Its up to you اور آپ کی صلاحیتوں پر ہے، تو میں نے یہ الفاظ کہے تھے۔ اگر ان الفاظ پر ان کو تشویش ہے اس سے ان کے احساسات مجروح ہوئے ہیں تو میں ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 187، جمشید خان صاحب۔

* 187 _ جناب جمشید خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں پیپلز پروگرام اور خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ ڈسپنسریوں کو اپنی تحویل میں لے کر انہیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ پیپلز پروگرام اور خوشحال پاکستان پروگرام کے دوران ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

پیپلز ورکس پروگرام کے تحت

1۔	CD-I	سالائی	
2۔	CD-	کوئی رائی	
3۔	CD-	سانگرہ	
4۔	CD-	ساری گری	(مکمل شدہ لیکن خامیاں اور کمی موجود ہے)
5۔	CD-	ماگفل تاتنا	
6۔	CD-	ریگا	
7۔	CD-	توت پل	
8۔	CD-	لالو	
9۔	CD-	کڑل	
10۔	CD-	پمبوکانی	

تعمیر وطن پروگرام

11۔	CD-	جیاچوال	(ایضا)
12۔	CD-	آوانی	(")
13۔	CD-	جابوتبلیرہ	(")
14۔	CD-	بیارم واہ	(")
15۔	CD-	شال بانڈی	(مکمل ہیں)

16۔ -CD کالی گری

17۔ -CD کلا بانڈہ

18۔ -CD کالابٹ

19۔ -CD آبدوز

20۔ -CD سورا

21۔ -CD ریگا

22۔ -CD ڈگر

(ب) اب یہ ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مکمل شدہ ڈسپنسریاں لے کر صحت عامہ کیلئے کام شروع کیا جائے۔ مزید براں جو ڈسپنسریاں ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہیں وہ بھی ضلعی حکومت کرلے تاکہ عوام مستفید ہو سکے۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔شکریه جناب سپیکر!د سوال نمبر 187 د دې جواب نه بالکل مطمئن نه یمه جی، دا یوه ډیره اہمه مسئله ده۔ دا بائیس ډسپنسرئی ،لس،پنځلس کاله مخکښې، څه لس کاله مخکښې او څه پنځلس کاله مخکښې جوړے شوے دی او تر اوسه پورے خوشے پرتی دی۔ نه پکښې سټاف شته، نه پکښې دوائیانے شته او ہر ځل له دا خبره کیږی چې دا مونږه ډسټرکټ ګورنمنټ ته، هغوی د دې ذمه دار دی، زه په دې نه پوهیږمه چې ډسټرکټ ګورنمنټ د هغې د پاره څه کولے شی؟پوسټونه پکښې Create کولے شی؟دوائیانے ورته ورکولے شی؟پرون خو هم منسټر صاحب چې کله د جنګلاتو په باره کښې جوابونه وو، وزیر صحت صاحب دا وئیلے وو چې صوبائی حکومت فنډز ورکوی او جنګلاتو والا محکمه ډسټرکټ ګورنمنټ چلوی، نو زه نن په دې باره کښې دا سوال کومه چې دا ډسپنسرئی چې دی، چې دا به تاسو په اے ډی پی کښې شاملوئی او که نه به شاملوئی؟زمونږه علاقے چې دی هغه خو ډیرے زیاتے غریزی علاقے دی او بائیس ډسپنسرئی په بونیر کښې په مختلفو لرو پرتو علاقو کښې واقع دی چې دا بندوی نو څما په خیال خلقو ته به هیڅ آرام نه ملاویږی۔ د دې د Categorization او د Standardization تاسو چې کومه

خبره کوئی، دا خو صرف یو هسپتال د ستړکټ ہیډکوارټر هسپتال دے او زمونږ علاقے ته چالیس چالیس، پچاس، پچاس کلو میټر لرے دی نو د هغې باره کښې به څه کوئی جی؟ بله دا خبره ده جی چې د دې موقع نه د فائدے اغستو د پاره څما په حلقه کښې چې کوم بی ایچ یوز دی، هاسپټلز دی، د طوطالئی ہسپتال دے جی۔ زما په خیال اوس پکښې یو ډاکټر ورته دوه، درے ورځے کیږی، ما تپوس اوکړو چې لاړو ورته، د سپنسر یو کس پکښې دے جی، نور پکښې څوک نشته په روغ هسپتال کښې جی۔ دا آخر څما په خیال ،زما د حلقے سره ډیره بے انصافی ده او چې د دې بائیس د سپنسرو دوئ ماته داسې تسلی راکړې چې دا به مونږه په دې اے ډی پی کښې شاملوؤ، په دې بجټ ورله ورکوؤ نو خبره به ٹھیک وی گنی څما په خیال تاسو دا کمیټئی ته حواله کوئی او که بحث پرے کول غواړئی، چې بحث اوکړی څکه زما په خیال په ملاکنډ ډویژن کښې چې نورے هم د سپنسرئی به وی۔ او هغې ټولو خلقو ته تکلیف دے۔ زما په خیال دا ډیره اهمه مسئله ده او چې دے باندې تاسو خاص طور غور اوکړئی۔

<u>جناب حبیب الرحمن</u>: ضمنی سوال دے جی دے باره کښې۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی حبیب الرحمن خان۔

<u>جناب حبیب الرحمن</u>: دے(ب) کښې دوئ لیکی چې "اب یہ *ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مکمل شدہ ڈسپنسریاں لے کر صحت عامہ کیلئے کام شروع کیا جائے۔ مزید برآں جو ڈسپنسریاں ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہیں وہ بھی ضلعی حکومت مکمل کرلے*" *تو میں اس ضمن میں یہ سوال اٹھاؤ نگاوزیر موصوف سے کہ* According to rules two Agencies at a time, execution of works چې کوم دے دا دوه ایجنسی At a time کولے شی چې یو ایجنسی د فیډرل گورنمنټ وی او بل د صوبائی گورنمنټ وی؟ دا خو د قانون مطابق په یوه صوبه کښې دننه په یو کار، دوه ایجنسئی At a time فنډ نه شی لگولے۔ نو دا به څنگه کیږی چې ضلعی حکومت چې هغه دومره Competent دے نه چې هغه به د فیډرل گورنمنټ چې هغه تعمیر وطن، پیپلز ورکس پروگرام لاندې کومے د سپنسرئی جوړے شوې دی، هغوې ته په دې کښې د قانون مطابق د پیسو لگولو اختیار نشته۔ دومره خبره Creation of posts په دې کښې غټه خبره

Creation of posts دے ، یعنی دا بائیس ډسپنسرئی دا چې کوم دے نو صرف بونیر ضلع کښې هغه ډیره Backward Area ده۔نو په دیکښې پیپلز ورکس پروګرام او تعمیر وطن پروګرام Multiply by twenty four ، دا پانچسو ډسپنسرئی جوړیږی، په نوره صوبه کښې به هم ان شا ء اللّٰه تعالیٰ داسې ډیرے ډسپنسرئی وی، دا ډیره اهمه مسئله ده۔ دوئمه خبره مے دا ده دریمه خبره جی په دې کښې دا کومه که تاسو په دې وړومبئی صفحه باندې د دې دغه سرسری جائزه واخلئی نو په دیکښې پیپلز ورکس پروګرام لاندې جوړے شوې دی نو هغه محکمه صحت والا وئیلے دی چې په دې کښې Deficiencies دی او د تعمیر وطن پروګرام لاندے چې کوم باره ډسپنسرئی دی، هغه وائی دا مکمل طور ٹھیک دی نو آیا زه وزیر موصوف نه تپوس کوم چې څه سیاسی چال خو نه دے څکه چې دا پیپلز ورکس پروګرام لاندې یو شے جوړ شوې دے ، هغه ته وائے دیکښې Deficiencies دی او دا بل په تعمیر وطن کښې چې کوم جوړے شوې دی نو وائی دا مطلب دادے چې Unless دا ٹھیک دی نو درے خبرې دی په دې باندې ان شا ءاللّٰه منسٹر صاحب په جواب را کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں میرا بھی ایک ضمنی ہے۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ یہ ڈسپنسریاں محکمہ صحت کی منظوری سے تعمیر ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں جی یہ بات، جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!څما یو ضمنی کوئسچن دے دے باره کښې، بیا به جواب لکه یو شانتے را کړے شی۔ اجازت وی هله۔

جناب سپیکر: اجازت دے۔

جناب مظفر سید: دوئ پکښې لیکلی دی چې ډسپنسریاں جوړے شوے دی، بل طرف ته د منسٹر صاحب نه بار بار اوریدلے دی چې اوس په ډسپنسریانو باندې پابندی ده۔

جناب سپیکر: چې اوس ئے ترینه واورے نو ښه به وی کنه۔ بس هغوی ورته جواب ورکوی کنه چې دغه فلور باندې جی۔

جناب مظفر سید: نو آیا که په هغه ډ سپنسریا نو باندې پابندی نه وی او-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اوس به ترینه واورے جواب تفصیل سره۔ جی منسټر صاحب۔

جناب مظفر سید: بهر حال پابندی وربانديې نه وه پکار، خلقو ته ضرورت دے۔ پکار دی چې دا ډ سپنسریانے جوړے شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب،

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!دیکبنې حما یو ضمنی کوئسچن دے۔سپیکر صاحب،یو ضمنی کوئسچن پکیبن حما هم دے جی سر!زه دیکیبن دا وائمه چې جی دا کومے ډ سپنریانے جوړے شوې دی پیپلز ورکس پروګرام کبنې نو پیپلز ورکس 1988 کبنې جی شروع شوے وو او دغسې تعمیر وطن پروګرام 1990 نه 1993 پورے او بیا داسې جی دغه شوے وو، دیکبنې دوئ وائی چې جی " پیپلز ورکس پروگرام کے مکمل شده لیکن خامیاں موجود ہیں، بل کبنې وائی جی چې دا تعمیر وطن پروګرام والا مکمل ہے۔ نو د دې وضاحت پورا نه دے شوې چې مکمل ہے۔ نو کمی او خامیانے د کوم ځائے نه راغلے ؟

جناب جمشید خان: پوائنټ آف آرډر سر۔ زه اوس هم دا وایمه جی چې تعمیر وطن چې دا کوم مکمل ئے ورته لیکلی دی، دا بالکل نا مکمل هم په دیکبنې شته۔ دا جواب غلط دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: بل دا جی چې د هغې لس کاله اوشو او د ډسټرکټ ګورنمنټ هم دوه کاله اوشو سر، او دا چې کوم دوئ وائی چې د ډسټرکټ ګورنمنټ کار دے نو آیا ډ سټرکټ ګورنمنټ هم Sub-ordinate ګورنمنټ نه دے جی د صوبے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ مظفر سید صاحب نے جو فرمایا کہ منسٹر نے کہا ہے کہ سی ڈیز پر پابندی ہے اور یہ بن گئی ہیں۔ تو میرے خیال میں انہوں نے یہ پڑھا نہیں کہ یہ پیپلز ورکس پروگرام اور تعمیر

وطن کے تحت بنی تھیں۔اور جس طرح کہ خالد وقار صاحب نے فرمایا کہ یہ 1990 میں ایک تھی اور ایک 1993 میں تھی تو میں نے یہ کہا تھا کہ 94-1993 کے بعد اس پر پابندی لگی ہے اور یہ اس کے بعد نہیں بنی ہیں۔ جس طرح جمشید خان صاحب نے فرمایا،اس میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ Devalue ہو گئی ہیں۔ یہ Offices devalue ہو گئے ہیں۔ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا اختیار ہے، لیکن یہ جو ہم نے لکھا اس میں صرف ہمارا اختیار Post Creation کا ہے، صوبائی حکومت کا اختیار Post creation کا ہے جہاں تک سول ورکس کا تعلق ہے تو اس کی Handing & taking over ڈسٹرکٹ کے لیول پہ ہوتی ہے۔ ہم نے لکھا ہے ادھر کہ اس میں Deficiencies ہیں۔ تعمیر وطن پروگرام کے بارے میں "ایضاً" کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پیپلز پروگرام کے تحت جو ڈسپنسریاں ہیں،ان میں Deficiencies ہیں تو اس طرح تعمیر وطن پروگرام کے اندر جو ڈسپنسریاں بنی ہیں ان میں بھی Deficiencies ہیں۔اس لئے حبیب الرحمن کی جو تشویش ہے اس کے لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ اس کو رفع کروں کہ یہ کس سازش کے تحت ایک کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ مکمل ہے اور ایک کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ نامکمل ہے۔ دونوں میں Deficiencies ہیں۔اس لئے ہمارا یہ موقف ہے میں نے صبح وہاں کے ای۔ڈی۔او سے بات کی، وہاں انکو ٹیلی فون کیا اور اس پر تفصیلی Discussion ہوئی۔ انکا یہ کہنا تھا کہ یہ دونوں مرکزی پروگرام تھے اور ایم این ایز صاحبان کی فنڈز سے یہ بنے تھے،ان میں Proper feasibilities تیار نہیں ہوئی تھیں۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے سیاسی فیصلوں کی بنیاد پر ایسی جگہوں پر بعض بنائی ہیں کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن،اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ ہم نے SNEs آپ کے پاس بھیجی ہیں۔ انہوں نے جو SNEs بھیجی ہیں اور جو Complete ہیں، ہم ان کا جائزہ لیں گے۔ان بائیس کا جائزہ لیں گے۔ان بائیس میں جو Complete ہو چکی ہیں اور جن کی Proper Handing and taking over ہو چکی ہے ان کی SNEs ہم سراج صاحب کے پاس بھیجیں گے۔ اب یہ بیٹھے ہیں۔ یہ ہاؤس کو Surety دیں کہ ان کے لئے یہ پوسٹیں Sanction کرائیں گے۔ان کو ہم چالو کرائیں گے۔ جن کے سول ورکس Complete نہیں ہیں، ہم ان ای۔ڈی۔اوز سے کہیں گے، ورکس اینڈ سروسز سے اپنی طرف سے بھی کہونگا اور یہ جمشید خان صاحب کی بھی ذمہ داری ہے اور وہاں کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ

داری ہے کہ اس کا سول ورکس Complete ہو اور Proper handing & taking over ہو، اس کے بعد ہم اس کے لئے Posts sanction کرائیں گے۔

جناب جمشید خان: دا چې کومی جی مکمل وی بالکل، چې کومے In all respect او هغه Handing over & taking over ئے شوے دے او هغه بالکل مکمل دی، هغه کښې څه ورک پاتے نه وی، زما دا درخواست دے چې هغوئ له تاسو صرف پوسټونه ورکړئ۔ دا صرف پوسټ ورله هم پورا دے۔ خیر دے که ورله تاسو دوائیانے نه ورکوئ، نو ورله څه نه ورکوئ۔ داسې ځایونو کښې دی چې تاسو وایئ چې په داسې ځایونو کښې دی چې هغه په سیاسی ،ٹھیک ده، وی به په سیاسی بنیادونو باندې خو په داسې ځایونو کښې جوړے شوې دی چې ډیر Far flung Areas دی او Approach ورته بالکل نشته۔ تاسو ورله پوسټونه ورکړئ صرف بیا نور کار زمونږ دے ، مونږ به ورله څه طریقه روانوؤ جی۔

وزیر صحت: بس صحیح ہے۔ دو راستے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ہم جو Complete ہو چکی ہی، ان کیلئے Provisionally ہم وہاں کے ای۔ڈی۔او کو یہ حکم دیں کہ وہاں Temporary basis پہ ان کو سٹاف Provide کرے۔ ایک طریقہ یہ ہے اور Permanently اس کے لئے SNE move کرے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف اور اس کے لئے پوسٹیں Create ہوں۔ تو میرا خیال ہے کہ میں ای۔ڈی۔او سے کہونگا کہ جتنی Complete ہو چکی ہیں، ان میں Temporary basis پر سٹاف Provide کرے اور انکو سٹارٹ کرے۔

جناب جمشید خان: سراج صاحب ناست دے که دوئ راته یقین دهانی راکړی نو ډیره به ښه وی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! منسټر صاحب خو ډیره ښکلے خبره اوکړه چې هلته Temporary_____

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوسټونه به ورکړم۔ دوئ پخپله دا اووئیل چې دا بائیس دی، تاسو سوچ اوکړئ نو زما خیال دے چې کروړونه روپئی د عوامو خرچ شوې دی

او بیا دا سې علاقه چې بونیر غونډې دا سې شاړه علاقه او چرته دومره Under developed علاقه کښې او پکار خو دا ده جې چې هلته خو دوئ وائی چې مونږ به Temporary basis باندې هلته خلق Appoint کوؤ نو دا منسټر صاحب د راته اووئی چې دا به د کوم فنډ نه په Temporary basis باندې هغوې ته تنخوا گانے ملاویږی۔
دا خو یو Deep غونډې خبره ده۔ تا سو بیا هیڅ جوړ کړئی چې د کوم هیڅ لاندې به هغه Temporary خلقو ته تنخوا گانے ورکوی چې دا خلق هغه آخلی۔
جناب سپیکر: پلیز آرڈر، پلیز آرڈر۔
جناب حبیب الرحمن: په دیکښې جی زما یو تجویز دے۔
عنایت اللہ خان(وزیر صحت): بشیر بلور صاحب میری بات کو سمجھے نہیں۔Temporary basis سے میرا مطلب یہ ہے کہ ادھر ڈسٹرکٹ بونیر میں بہت سی پوسٹیں موجود ہیں ہمارے پاس Sanctioned ہم اس میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: خلیل عباس خان! آرڈر پلیز۔
وزیر صحت: مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس ایسے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز ہیں کہ ان میں سٹاف زیادہ ہے، ڈسپنسرز بھی ہیں، میڈیکل ٹیکنیشنز بھی ہیں۔
جناب سپیکر: اختر نواز صاحب! آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔
وزیر صحت: اور Permanently ان کے لئے SNE ہم فنانس کی طرف Move کریں گے اور وہ اس پر ریکروٹمنٹ کریں گے لیکن اس میں ہم ایک بات کو مد نظر رکھیں گے کہ یہ تو بائیس سی۔ڈیز ہیں، ان میں ہم دیکھیں گے کہ جو جتنے مطلب یہ ہے کہ ضروری ہیں تو Priorities کو ہم Fix کریں گے کہ کتنی کو ہم سٹارٹ کر سکتے ہیں اور اس کی نشاندہی آنریبل ایم پی اے صاحب کریں گے کہ کن کن کو ہم نے چالو کرنا ہے، سٹارٹ کرنا ہے، ان کو ہم سٹارٹ کریں گے اور Temporary basis پر ان Facilities سے ان آر۔ایچ۔سیز سے جہاں سٹاف زیادہ ہے، ان کو Provide کریں گے۔ یہ میری وضاحت ہے۔

جناب حبیب الرحمن: په دیکښې جی زما تجویز دے لږ غوندے ، د دوئ په دې خبره کښې لږ ابهام دے جی۔ سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دوئ وائی چې د بل ځائے نه به ورته Provide کوؤ۔

Mr. Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئے ہیں، میں ایوان کے سامنے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے۔ بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ منظور ہیں؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Next item: Privilege motions. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his privilege motion No.36, in the House. Mr. Jamshed Khan MPA, please.

جناب جمشید خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے میں نے بشمول دیگر چالیس پینتالیس افراد کے ٹیلیفون کنکشن کے لئے داخلے کئے جبکہ ٹیلی کمیونیکیشن والے لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں۔ کئی دفعہ خود جی۔ ایم ڈویلپمنٹ سے مل چکا لیکن۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ریکوزیشن اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا تو If you are serious then I am ready to consider it. جی اچھا جمشید خان۔

جناب جمشید خان: کئی دفعہ خود جی۔ ایم ڈویلپمنٹ سے مل چکا ہوں لیکن کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملتا۔ جب بھی ٹیلیفون پر بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو جی۔ ایم صاحب فون بند کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جناب سپیکر! مونږه د یو داسې بدقسمته علاقے سره تعلق ساتو چې هلته Within 15 Km radius څلور

ایکسچینج دی۔په داسې ځایونو کښې جوړ شوی دی، په دوه دوه او په درے درے کلو میټره کښې چې زما په خپل کلی کښې هم د ټیلیفون ایکسچینج شته دے، درے کاله اوشو چې مکمل شوے دے، د هغې نه راته لائن نه راکوی، خو اته راته په درے کلومیټره کښې بل ایکسچینج دے، د هغې نه راته هم لائن نه راکوی، په دغه څلور Exchanges کښې،

جناب سپیکر: نن د "مروتو" دغه دے، عمران خان!

ملک عمران خان: سر!ما موبائل بند کړے دے۔

جناب سپیکر: آن خو نه دے ؟

جناب عمران خان: نه سر جی، خلاص کړے مے نه دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جمشید خان: نو زما کلی----

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): سر! میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ضبط ہونگے یا آکشن کے لئے پیش کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: یہ بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں جی فیصلہ آپ نے کرنا ہوگا۔ آپ نے رولنگ دی ہے۔ اگر آپ یہ ضبط نہیں کریں گے تو آپ کے خلاف پھر مجبوری ہو گی کہ ہم پریویلیج موشن لائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ چیئر کے خلاف ہو سکتا ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: جناب! ہم اسمبلی میں اپنا استحقاق تو خواہ مخواہ لا سکتے ہیں۔

قاری محمد عبداللہ: میری گزارش یہ ہے کہ پھر ان کی نیلامی کی جائے۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! زما دا استحقاق په دې هم مجروحه شو چې دوئ پکښې خبرې کوی نو زما پخپله استحقاق اوس هم دوئ مجروح کوی (قہقہہ) خبرې ته مے هم نه پریږدی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جمشید خان: نو زما په خیال په موجوده دور کښې دے ټیلی کمیو نیکیشن ډیره ترقی کړې ده او هغوې پخپله وائی چې مونږ لائنونه ورکوؤ او مونږ ته لائن نه ملاویږی۔ ما ځان له خپل کور ته په پیسو باندې، سات هزار روپئی باندې لائن په هوا کښې بوتلے دے چې هغه کار نه کوی۔ زه نه پوهیږم په دې باندې چې آخر څه وجه ده چې لائن دوئ ولے ماته نه راکوی یا ما سره د خبرې کوشش ولے نه کوی؟ زما په خیال په دې کښې دننه څه دی۔ د دوئ ایکسچینجونه په داسې ځایونو کښې جوړ شوی دی چې هغه بے کاره دی، هغه د عوام د سهولت د پاره نه دی نو زما په خیال په دې خبره کښې زما سره زما د خپلے علاقے ایم۔این۔اے ګواه دے چې هغه هم کوشش کړے دے او جی ایم صاحب د خبرو کولو تکلیف هم نه کوی۔ زما په خیال دا به ډیره ښه وی چې دا تحریک استحقاق، استحقاق کمتیټئ ته حواله شی چې د دې خپله فیصله اوکړے شی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: زه جی دوئ سره یمه۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: داسې خبره ده جی دا خو جی زه یو د ټیلی فون د محکمے خبره اوکړه، زه Generally خبره کوم، څومره چې فیډرل محکمے دی په دې صوبه سرحد کښې، دا زمونږ مشران دی او زمونږه رونړه دی-----

جناب سپیکر: خیر اوس خو Specific matter په فلور باندې راغلے ده۔ جی ملک ظفر اعظم صاحب، Honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اسی انتظار میں تھا کہ لازم اور ملزوم دونوں سامنے آجائیں تو پھر جواب اچھی طرح دوں، جمشید خان اور حبیب الرحمن صاحب، میں ان کو بار بار کہتا ہوں کہ ایک ہی جگہ پر کھڑے نہ ہوا کریں کہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ جمشید خان صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے سر، واقعی یہ شکایات تقریباً ہر ممبر سے موصول ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے کنکشن کے سلسلے میں بہت ہی لا

پرواہی سے کام لے رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر چیئر مناسب سمجھے تو اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by Honourable Member Jamshed Khan Sahib may be referred to the privilege committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion moved by Honourable Member , Jamshed Khan, is referred to the privilege committee.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! که ماته یو منټ اجازت وی نو یو دوه قراردادونه دی که زه د رولز Suspension د پاره خواست اوکړم او تاسو مهربانی اوکړئی چې ماته اجازت راکړئی چې زه دا قراردادونه پیش کړم۔ ډیر ضروری قراردادونه دی۔ د صحافی برادرئی خبره که تاسو مهربانی اوکړئی نو زه خواست کوم تاسو ته چې د اسمبلئی نه تپوس اوشی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the request by honourable Bashir Ahmad Bilour Sahib, that the concerned rules may be suspended and he may be allowed

کہ وہ ایوان کے سامنے وہ قراردادیں پیش کریں؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب آنریبل بشیر احمد بلور صاحب۔

قراردادیں

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو او د ټریژری بینچز ډیر زیات شکر گزار یم۔ سپیکر صاحب! دا یو ډیر لوئے پرابلم دے زمونږ دے خلقو ته "صوبہ سرحد کی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اٹارنی جنرل آف پاکستان کو ہدایت کی جائے کہ وہ ساتویں ویج ایوارڈ پر فیصلہ جلد کرانے کے لئے سپریم کورٹ سے سفارش کرے کیونکہ ایک یا دو ہزار مالکان اخبارات کے مفاد کے لئے تقریباً چھ لاکھ اخباری کارکنان کے حقوق متاثر

ہو رہے ہیں"په دیکښې دا ده جی چې تاسو ته پته ده چې دا ویج بورډ ، Seventh Wage board د پاره دا دومره موده اوشوه چې دا پاس شوے دے خو په دې باندې عمل درآمد نه کیږی۔ کله هغوې هائی کورټ ته لاړ شی او بیا سپریم کورټ ته لاړ شی۔ اخوا دیخوا هغه Linger on کوی خو دا غریب خلق دی او په زرګونو او په لکھونو خاندانونه په دې آباد دی چې دوئ ته خپل حق ملاؤ شی که تاسو مهربانی اوکړئ۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! که اجازت وی جی۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: جی بشیر بلور صاحب خبره اوکړه خو زما خیال دا دے چې دا News Papers Employees Act د Seventh Wage board لاندے چې کوم د 1973 دے، خو د دوئ Already چې کوم ایوارډ راغلې دے نو د هغې تقریباً دوه کاله اوشو لکه چې شنګه دوئ خبره اوکړه چې دا ټول عمر د دې مالکانو همیشه دا حربے استعمالیږی نو پکار خو داده جی چې د دې د پاره دا کوم قرارداد چې دوئ پیش کړے دے چې دا مونږه Support کړو او کم از کم دا شې چې ټریبیونل ته راشی چې دا کم از کم Implement شی نو مونږه هم دا Support کوؤ۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر صاحب! جس طرح بشیر صاحب اور انور کمال خان نے فرمایا، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں تمام ایوان سے کہ ہم متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کرائیں تاکہ ہمارے صحافی بھائیوں کی جو تکالیف ہیں، وہ دور ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم بھی اس قرارداد کو Support کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر یہ ایک بڑا جائز جیسا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اسی لئے تو آپ Support کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: ہمارے بھائیوں کو در پیش ہے۔ یہ جس مرید کاظم صاحب نے کہا کہ اسے اس اسمبلی۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب! He is already on the floor.

قائد حزب اختلاف: کہ متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: آپ Support کرتے ہیں یا نہیں؟

قائد حزب اختلاف: جی ہاں، Support کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، قاضی اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! میں بھی اس قرارداد کو Support کرتا ہوں اور اس میں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جنرلسٹ کا بہت اچھا رول ہے کیونکہ نیوز پیپرز کے پروپرائیٹرز نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Support کرتے ہیں ناں؟

قاضی محمد اسد خان: جو پروپرائیٹرز ہیں سر، ان کو تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: Support کرتے ہیں اس قرارداد کو؟ جی مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: میں بتانا چاہتا ہوں کہ مالکان جنرلسٹ کی تو تنخواہ میں اضافہ کرتے ہیں لیکن یہ Fight کر رہے ہیں Lower staff کے لئے، Peons کے لئے، قاصدوں کے لئے۔

جناب سپیکر: تو Support کر رہے ہیں آپ؟

قاضی محمد اسد خان: جی ہاں، پر زور Support کرتا ہوں۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب! مونږه هم دا قرارداد Support کوؤ دا د جنرلستانو په فائده کښې دے۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ستا ډیره شکریه او په دې ایوان کښې دا سې ډیر کم قراردادونه راغلې دی چې په هغې

باندې د ایوان اتفاق نشته دے او د دې وجے نه چې کوم قرارداد پیش شی،
مونږه ئے په کلکه او په کلکه ملګرتیا کوؤ۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔

Is it the desire of the House that the resolution moved by Honourable Bashir Ahmad Bilour may be passed?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the resolution is passed unanimously. Next...

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! بیا خواست کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: یو بل داسې قرارداد دې چې ماته اجازت را کړے شی چې---

جناب سپیکر: جی،جی۔

جناب بشیر احمد بلور: "صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی" صوبائی حکومت سے سفارش کرتے ہے کہ وہ حکومت سندھ سے سفارش کرے کہ وہ ایڈوکیٹ جنرل سندھ کو ہدایت جاری کرکے کہ سندھ ہائی کورٹ سے استدعا کی جائے کہ ساتویں ویج بورڈ سے متعلق رٹ پٹیشن پر فیصلہ جلد صادر کرے تاکہ چھ لاکھ کارکنان اخبارات کو معاشی بدحالی سے نجات ملے"

جناب سپیکر صاحب!ما مخکښې ریکوئسټ د سپریم کوټ کړے وو او دا کیس Already چې دے، دا په ہائی کورټ سندھ کښې پروت دے خو هلته هم دا Delaying tacticsاستعمالیږی نو زمونږ دا خواست دے چې ایډوکیټ جنرل سندھ هائی کورټ، دا خواست کوؤ حکومت چې خپل ایډوکیټ جنرل ته اووائی چې دا لږ Expedite کړی۔ زما دا خواست دے دوئ ته چې دا د Accept کړے شی۔

جناب سپیکر: جی، شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب! Oppose کر رہے ہیں؟

Shehzada Muhammad Gustasp Khan: Sir! We all support this resolution also.

Qazi Muhammad Asad Khan: Sir! I also support this resolution.

Mr. Speaker: Thank you, Qazi Muhammad Asad Khan Sahib . Amanat Shah Sahib.

جناب امانت شاہ: چې دوئ ئے Support کوی نو مونږه ئے همSupport کوؤ چې دا ملګرتیا یوه شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: زه ئے هم Support کوم چې دا پاس شی۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر قانون: سر!دا عدالتی معامله ده، دا کیس په عدالت کښې دے او په دې باندې دغه دے چې د Expedite کولو د پاره اوکړئی که Delaying tactics د هغه طرفنه۔

جناب سپیکر: نه جی، ایڈوکیٹ جنرل سے استدعا ہے اس میں۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا خو ریکوئسټ دے او ګورنمنټ ته ریکوئسټ دے، عدالت ته خو مونږه څه دغه نه کوؤ۔ مونږ خو حکومت ته خواست کوؤ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the Honourable Bashir Ahmad Bilour MPA, may be passed?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution moved by Honourable MPA, Bashir Ahmad Bilour is passed unanimously.

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: فرید خان!ته په کوم رول، ماته به رول Quote کوے چې د کوم رول لاندے ته پاڅے چې پوائنټ آف آرډر، چې د کوم رول د قاعدے د آرټیکل خلاف ورزی شوې ده۔

جناب فرید خان: خلاف ورزی نه ده شوې جی۔

جناب سپیکر: نه چې نه ده شوې نو پوائنټ آف آرډر نه دے۔ ما مزید بزنس ته پریږده چې بزنس اوکړو۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Mrs. Nasreen Khattak, MPA, to please move her adjournment motion No. 176, in the House. Mrs. Nasreen Khattak, MPA, please.

Mrs. Nasreen Khattak: Honourable Speaker Sir!

جناب سپیکر: جی، جی۔

Mrs. Nasreen Khattak: I would like to please…
Mr. Speaker: Please order; please order, Imran Khan, jee.

محترمہ نسرین خٹک: اس موشن کا تعلق National Commission for the Status of Women سے ہے، جب یہ کمیشن تشکیل دیا گیا تھا، گو کہ یہ بہت اہمیت کا حامل ہے، لیکن اس وقت اسمبلی In place نہیں تھی۔ میں اس کے صرف دو پہلوؤں کی مختصر اً نشاندہی کرنا چاہتی ہوں۔ اب اسمبلی اللہ تعالیٰ کے رحم و فضل سے In place ہے تو اس کمیشن میں خواتین کی Elected اور Reserved seats پر آئی ہوئی لیڈی ایم پی ایز کی عدم موجودگی ایک باعث تشویش امر ہے اور دوسری بات یہ کہ یہ نیشنل کمیشن ہے، تو اس کے Provincial Chapters بھی ضروری ہیں تو یہ میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ حکومت صوبہ سرحد اس Matter کو Seriously لے کر نیشنل کمیشن میں خواتین ایم پی ایز کی Representation کو ضروری قرار دے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، سردار محمد ادریس صاحب!

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر، میں ان کی تائید کرتی ہوں۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میں Appreciate کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے تائید ہو رہی ہے اسکی۔۔۔۔۔

محترمہ زبیدہ خاتون: نسرین خٹک صاحبہ نے جو کہا ہے ہم سب بہنیں اسکی بھرپور تائید کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اس میں حصہ دیا جائے۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! نسرین خٹک نے یہ گاہے بہ گاہے جب بولتی ہیں اور جب بھی کوئی کوسچن لیکر آتی ہیں یا کوئی ایڈجرنمنٹ موشن، بہت اچھا اور بڑے کام کا ہوتا ہے، میں Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن یہ اتنی اہمیت کا حامل نہیں ہے کہ اس کو ایڈجرنمنٹ موشن بنایا جائے اور کیونکہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب آپ کسطرح یہ فرمارہے ہیں، یہ پوری Population 50% کی نمائندگی اور مطلب ہے کہ نئی نمائندگی کا سوال ہے تو اہمیت اسکی اس سے اور بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے؟

(تالیاں)

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس کے لئے میری درخواست یہ ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نوعیت کا نہیں کہ فوری طور پر تمام کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ اس اہمیت کو ہم محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mrs. Nasreen Khattak: Sir I take very serious note of dissent on a point of order.

Mr. Speaker: Please, please, let him to….

(Interruption)

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر! گزارش کرتا ہوں، مجھے بات کرنے دیں۔ میں اسی طرف آرہا ہوں جسطرح یہ کہہ رہی ہیں۔

Mr. Speaker: Please, please, no ….

(Interruption)

Mrs.Nasreen Khattak: Mr. Speaker Sir,

Mrs. Riffat Akbar Swati: The Minister should make a choice of those words, where he should realize that we are 52% of the total population….

(Applause)

Mr. Speaker: Thank you for correction. Thank you for correction.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: مجھے خواتین کی اہمیت کا احساس ہے اور اسی حوالے سے میں یہ بات کرنا چاہونگا کہ آپس میں بیٹھ کر اس مسئلے کو، اس سیشن کے بعد بیٹھتے ہیں اور اس کو کسطرح سے Expedite اور کس طرح سے ہم جلدی کر سکیں تاکہ واقعتاً آپ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Please.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: کے مسئلہ کو settle کیا جائے، اس کو حل کیا جائے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کو یہاں پر ایڈ جرنمنٹ موشن کی طرح لایا جا سکتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس وقت جب شریعت جسطرح محترمہ نے کہا۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبد الاکبر خان: تو میں اس میں امنڈمنٹ لایا تھا، اس میں میں نے کہا تھا کہ عورتوں کو Constitutional rights دیا جائے۔Constitutional rights کا مطلب میرا یہی تھا کہ Constitution میں مرد اور عورت کے تمام حقوق برابر ہیں کیونکہ ادھر Gender کا مطلب ہے کہ Male & female both اس وقت تو کسی نے بھی اسکی Support نہیں کی بلکہ مجھے کہا گیا کہ واپس لے لو۔ آج کہتے ہیں کہ وہ حق واپس لے آؤ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! آپ کی اجازت سے میں یہاں Clarify کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہماری ایم ایم اے کی ایک بہن نے جب بات کی تھی کہ آپ یہ امنڈمنٹ واپس لے لیں تو بخدا ہم سمجھے تھے کہ واقعی یہ بڑی فضول امنڈمنٹ ہے کیونکہ Constitution میں جب ہمارے Equal rights ہیں تو تجاوز تو کہیں بھی نہیں ہو رہا ہے، تو میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں کہ ہم نے حکومت کے ساتھ ہر بات میں پنگا لینا ہے۔ عبدالاکبر ہمیں غلط غلط راستے دکھاتے ہیں، ہم اس پر نہیں چلنا چاہتے۔

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر جناب، یہ ایڈ جرنمنٹ موشن کیوں لا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: National Status of women ایک Different چیز ہے۔

وزیر قانون: میرے خیال میں عبدالاکبر خان غلط راستے دکھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے جو یقین دہانی کرائی ہے، نسرین خٹک صاحبہ کو کہ وہ آپس میں بیٹھ کر اس کا Way out نکال لیں گے تو Not pressed

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

Mr. Speaker: Next. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjournment motion…

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ کل میری ایک تحریک التواء کو متعلقہ منسٹر کی عدم موجودگی کی وجہ سے Pending رکھا گیا تھا، آج وہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں، اسمبلی میں، لہذا میری اس تحریک التواء پر بات کی جائے۔

جناب سپیکر: اسکے بعد، اسکے بعد۔

Mr. Farid Khan: Thank you jee.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Thank you very much "اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبہ بھر میں ضلعی ناظمین کے استعفی دینے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، اس لئے کارروائی روک اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔" جناب سپیکر! گزشتہ چند دنوں سے اس صوبے کے اخبارات اس سے بھرے پڑے ہیں، ہر روز اخباروں میں آتا ہے کہ فلاں ناظمین نے استعفی دے دیا اور فلاں ناظمین نے استعفی دے دیا۔ بلکہ اس دن تو کہا گیا کہ صوبے کے جو بیس ضلعوں کے ناظمین نے مشترکہ طور پر استعفی دے دیا۔ جناب سپیکر! یہ ہم اس سے پہلے بھی سنتے آرہے ہیں کہ یہ موجودہ حکومت یا موجودہ اسمبلی اس لوکل گورنمنٹ سسٹم کو کام کرنے نہیں دے رہی ہے۔ ان ناظمین کو کام کرنے نہیں دے رہی ہے اور ان کے اختیارات چھین رہی ہے، ان سے اختیارات واپس لئے جارہے ہیں اور وہ شکایت روزانہ اخباروں میں آتی تھیں۔ یہاں تک کہ اسمبلی کے ممبران کو دھمکیاں بھی دی جاتی تھیں۔ جناب سپیکر! اس اسمبلی میں ایک قرارداد آئی جو دو ناظمیں کے متعلق تھی کہ انکے خلاف کارروائی کی جائے لیکن ہم نے جناب سپیکر، یہاں پر، اس سارے ہاؤس نے یہ Move کیا کہ انکو سننا چاہیئے تاکہ انکے خلاف اس طرح یکطرفہ کارروائی نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس میں زیادہ تر غلط فہمیوں کی بات ہے کیونکہ صوبائی اسمبلی کے ممبران یا صوبائی حکومت اور ناظمین کے درمیاں غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں ورنہ انکا جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے خلاف نہیں جاسکتا اور اگر کوئی جاتا بھی ہے، خواہ پراونشل گورنمنٹ کیوں نہ ہو تو اسکے خلاف عدالتوں کے دروازے بھی ہیں اور بھی بہت سے راستے ہیں۔ اس طرح اگر رولز آف بزنس ہے تو وہ حکومت کو اختیار ہے کہ رولز آف

بزنس میں جس وقت چاہے، حالات کے مطابق تبدیلی کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ اس سے پہلے جب یہ سسٹم نافذ ہوا، اس وقت یہ صوبائی اسمبلی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر! پوائنٹ آف آرڈر سر! اگر آپکی اجازت ہو تو میں صرف اتنا آپکی اجازت سے بتاتا چلوں کہ اس مسئلے پر Already ایک کمیٹی بن چکی ہے اور اس کمیٹی کے عبدالاکبر خان خود بھی ممبر ہیں تو میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں اس سے۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: میں عرض کروں، میں عرض کروں جی چونکہ یہ خود اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور کل انہوں نے Recommendations دینی ہیں، اس ہاؤس کو تو جیسے ایک کیس Already ایک عدالت میں پڑا ہوتا ہے اور آپ اس کو ڈسکس کریں تو اس کو Subjudice ہم کہتے ہیں۔ تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ اگر یہ Adjournment motion آنا ہی تھی تو کسی ایسے ممبر کی طرف سے آتا جو کہ اس کمیٹی کا کم از کم ممبر نہ ہوتا تو دوسرے شخص پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ اس سے علیحدہ جو فضا پیدا ہو گئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آنریبل ممبر کو میرے خیال میں غلط فہمی ہے، وہ کمیٹی Specific ہے، وہ کمیٹی جو بنائی گئی ہے، وہ Specific ان دو ناظمین کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: Mis-Conduct اور اسکے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں ان ناظمین کے متعلق بات کر رہا ہوں جنہوں نے استعفی دیئے ہیں سارے صوبے سے، چوبیس کی تعداد میں سارے صوبے سے، تو اسکا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میرا مطلب یہ ہے، میں یہ نہیں سمجھتا کہ کیوں، وہ بھی ایک سسٹم ہے، صوبائی اسمبلی بھی ایک آئین کے تحت چل رہی ہے، وہ بھی ایک لائن اور قانون کے تحت چل رہے ہیں تو اگر کوئی تضاد نہیں ہے، کچھ غلط فہمیاں ہیں تو کیوں نہ اس ہاؤس کی اپوزیشن کی اور گورنمنٹ دونوں طرف سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان سے بات کی جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ جو ایکٹ ہے، انکی کہاں خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ کونسے قانون کی خلاف

ورزی ہوئی ہے؟ ایک ایکٹ کی کہاں خلاف ورزی ہوئی ہے؟ تاکہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو سکے۔ جناب سپیکر! اگر واقعی گورنمنٹ کا Intention ، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی مخالفت نہیں ہے اور لوکل گورنمنٹ کے مخالفت میں نہیں جا سکتے، کیونکہ قانون اور آئین کے مطابق وہ نہیں جا سکتے تو پھر جو غلط فہمیاں اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اختیارات چھینے جا رہے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ اختیارات نہیں چھینے جا رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارا حق لیا جا رہا ہے، آپ کہتے ہیں ہم آپ کا حق نہیں لے رہے ہیں تو کیوں نہ دونوں طرف سے بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالا جائے؟ کیوں اس کو اس طرح اخباروں کی زینت بنایا جائے کہ آج فلاں ناظمین نے استعفی دے دیا اور فلاں ناظمین نے۔ ہاں میں یہ نہیں سمجھتا کہ چونکہ ان کو Indemnity period 30 June تک ملا تھا چونکہ 30 جون قریب آ رہا ہے، شائد بعض یونین کونسلوں، بعض ضلع کونسلوں میں Vote of No Confidence ہوا ہو۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: کہ ناظمین کا جو سسٹم ہے وہ ایل ایف او کے تحت آیا ہے ہم اسکو مانتے ہی نہیں ہیں۔ اس لئے ہمارا کیا بنے گا؟ ایل ایف او کے تحت یہ ناظمین، لوکل گورنمنٹ بنے ہیں اور ہم ان کو مانتے ہی نہیں، تو پھر اسکے ساتھ ہم کیا کریں؟

(قہقہہ)

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب! آپ مولانا مجاہد صاحب کی۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: میں مولانا صاحب کا احترام کرتا ہوں مگر میں افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ جو بیٹھے ہیں اور یہ جو گورنمنٹ بیٹھی ہے، ساری ایل ایف او کے تحت بیٹھی ہے، پہلے جو حلف انہوں نے لیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اس وقت کہا گیا ہو کہ یہ ایل ایف او کا حصہ نہیں ہے، سپیکر نے کہا ہو اور ہم نے حلف بغیر ایل ایف او کے لیا ہو۔ مگر حکومت جو کام کر رہی ہے وہ ایل ایف او کے اندر کر رہی ہے تو مہربانی کر کے اس کو ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔
جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر!
جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔
جناب مظفر سید: مولانا صاحب نے یہ نہیں کہا ہے کہ ہم ناظمین کو نہیں مانتے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ایل ایف او کو نہیں مانتے لہذا ناظمین کو وہ مانتے ہیں، میں ذرا اسکی وضاحت کرتا ہوں، ناظمین کو ہم مانتے ہیں۔
جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب!
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی سارے صوبے کے منتخب نمائندے ہیں، عوام نے انکو منتخب کیا ہے۔
Mr. Speaker: Please.
جناب عبدالاکبر خان: وہ بھی منتخب نمائندے ہیں، کیوں دو Institutions ایک دوسرے کے ساتھ اس صوبے میں رہتے ہوئے دو ادارے، ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراؤ میں ہیں۔ یہ ٹکراؤ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ ٹکراؤ غلط فہمی کا نتیجہ ہے تو یہ ٹکراؤ ختم کیوں نہیں کیا جاتا؟ میں سمجھتا ہوں کہ باقی صوبوں میں اس طرح کے ٹکراؤ کی نوعیت نہیں ہے۔ یہاں میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ گورنمنٹ اور اپوزیشن سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان سے کہا جائے کہ بھئی آئیں کونسے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی مخالفت ہو رہی ہے؟ کونسے آپ کے جو اختیارات ہیں، چھینے جا رہے ہیں؟ کونسا جو آپ کا حق ہے؟ وہ آپ سے لیا جا رہا ہے؟ گورنمنٹ بھی اپنا Point of view اس میں بتا دے کہ یہ حق آپ کا ہے، یہ حق ہمارا ہے تاکہ ایک لائن کلیئر ہو جائے اور یہ سسٹم چلتا رہے اور خواہ مخواہ کے لئے روزانہ اخباروں کی یہ زینت نہ بنے، کہ اتنے ناظمین استعفی دے رہے ہیں، اتنے لوگ استعفی دے رہے ہیں، وہ ختم ہو جائے، خواہ مخواہ ایک مصیبت بنی ہوئی ہے۔ اس صوبے کے عوام روزانہ اخبار اٹھاتے ہیں تو یہ آدھا اخبار ان چیزوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ 30 جون کو جو Indemnity period ختم ہو رہا ہے اور شاید Vote of no confidence بعض بعض کونسلوں میں Move ہو اور اس وجہ یہ حالات پیدا ہو رہے ہوں۔ لیکن جہاں تک اختیارات کی، آئین کی۔ قانون کی بات ہے تو وہ انکا حق ہے، وہ انکا Right

ہے۔ کہ وہ ان کو ملے، ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی بھی Institution کسی دوسرے Institution کے کام میں جب تک آئینی اختیار اس کے پاس ہے، مداخلت نہ ہو اس لئے میری یہ تجویز ہے، اگر آپ کو منظور ہو تو گورنمنٹ اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے ایک کمیٹی ہو، ان کو کہا جائے کہ آؤ بتاؤ کہاں آپ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، کہاں آپ خلاف ورزی کر رہے ہیں تھینک یو۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو سر! میں سمجھتا ہوں کہ عبدالاکبر خان نے ایک بڑی معقول تجویز پیش کی ہے کہ یہ سب منتخب ادارے ہیں۔ ہم سارے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز، قاری عبداللہ بخش صاحب، آپ سے یہ توقع نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: ہم سارے سر، گراس روٹ لیول سے وہ لوگ بھی Elect ہو کر آئے ہیں، لوگوں کے ووٹ لیکر آئے ہیں۔ جس طرح ہم اور آپ جس ادارے میں بیٹھے ہیں، ہر صوبے کا اعلیٰ آئینی ادارہ ہے، اپنے اپنے ضلع میں وہ ادارے بھی اعلیٰ ادارے ہیں۔ اس طرح سے جو یہ بے مزگی اور ایک دوسرے سے کھینچا تانی شروع ہو چکی ہے، ضلعی حکومتوں کی اور صوبائی حکومت کی، اختلاف ہم سب کے بھی ہیں، اختلاف ہونا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ ہر ضلع میں ایک اپوزیشن ہے، ایک گورنمنٹ ہے، سارے ایک دوسرے کو پسند بھی نہیں کرتے لیکن سر، یہ Institutions ہیں، انکا اپنا اپنا دائرہ کار ہے، اپنا اپنا دائرہ اختیار ہے۔ کوئی بھی Institution جب دوسرے ادارے میں مداخلت کرے گی تو یہ ظاہر ہو گا اور سب اسکو مانیں گے، چاہے غالب اکثریت ایک طرف بے شک ہو، لیکن جہاں پر غلطی ہو گی، عوام دیکھیں گے کہ وہاں پر کس نے تجاوز کیا ہے؟ تو میری یہ درخواست ہے سر، کہ جو کمیٹی آپ نے تشکیل دی ہے آپ نے ایک بہت اچھا اقدام کیا ہے کہ وہ انہیں سنیں، لیکن جو تجویز عبدالاکبر خان صاحب کی آئی ہے کہ ایک وسیع تر کمیٹی ہو، جس میں یہ تمام غلط فہمیاں جو پیدا ہو رہی ہیں، اور انگلی اٹھائی جا رہی ہے صوبائی حکومت پر، کہ صوبائی حکومت بیجا مداخلت کر رہی ہے اور سر، اس تفصیل میں ہم نہیں جانا چاہتے اور ہم مزید بے مزگی نہیں Create کرنا چاہتے۔ اس ہاؤس میں ہم چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو کیونکہ لوگ تو چاہتے

ہیں، میں چاہوں گا اگر ضلع ناظم میرے مخالف ہیں، تو میں اس پر سو طرح کے الزامات لگاؤں گا، حکومت کا ہاتھ بھی پہنچتا ہے حکومت میں کچھ کر سکتی ہے کیونکہ وہ حکومت ہے، تو ایسا کام کیا جائے کہ جس پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ یہ بڑی معقول تجویز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک وسیع تر کمیٹی بنائی جائے جسمیں دونوں طرف کے لوگ ہوں اور تب تک جو آپ نے پہلے کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے دو ناظمین کے معاملے میں، اس میں بھی ہاؤس کو Confidence میں لیا جائے، یہ کمیٹی رپورٹ پیش کرے تو اس کی روشنی میں آگے مزید کمیٹی بنائی جائے جو کہ کارروائی کرے۔ تھینک یو۔

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عبدالماجد خان صاحب، عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: سپیکر صاحب! کوم تجویز چې عبد الاکبر خان صاحب پیش کړو، دا یو ډیر ښه تجویز دے۔ نن د ټولو اخبارونو په ړومبنی صفحه باندې شل، پنځویش خبرونه هم دا وو او دے ډیر لوئے Tension پیدا کړے دے، د اسمبلئ په ممبرانو کښې هم، په عوامو کښې هم او په ناظمانو باندې هم، لهذا دا ډیر ښکلے تجویز دے چې د دې د پاره د یوه کمیټی جوړه شي۔ او دا د پخپله کښې په اندرونی دغه باندې په افهام و تفهیم باندې دا مسئله حل کړی۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر! میں اس اہم مسئلے کی طرف جس پر عبدالاکبر خان، شہزادہ گستاسپ صاحب نے بھی بات کی ہے، باقی یہ ایک معقول تجویز ہے لیکن اس میں اپیل کرتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کے ذمہ دار آفیسرز کے ایسے بیانات آرہے ہیں، اس سے اجتناب کیا جائے کیونکہ جہاں آگ جلائی جاتی ہے تو وہی جگہ جلتی ہے۔ اگر ان ناظمین کو یہ اعتراض ہے کہ زیادتی ہو رہی ہے، کم از کم ان کو سنا جائے۔ ایسے بیان آرہے ہیں، ہمارے بہت بڑے لیڈروں نے کہا کہ شکر ہے کہ یہ چلے گئے، خست کم جہاں پاک ہو گیا۔ سر! ایسے

بیانات سے الٹا ایک برا اثر پڑتا ہے، وہ بھی جمہوری ادارے ہیں، وہ منتخب لوگ ہیں، اگر انہوں نے استعفی دیئے ہیں، اگر غلط دیئے ہیں یا انہوں نے احتجاجاً دیئے ہیں، لیکن وہ بھی منتخب لوگ ہیں۔ ان کی بات ضرور سنی جائے۔ اور ان کیلئے میری Request ہے عبدالاکبر خان کی طرح کہ ایک انکوائری بنائی جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ اس میں کون کس حد تک گیا ہے؟ کیونکہ ایسے بیانات آرہے ہیں کہ یہ نظام غلط ہے، یہ نظام ٹھیک نہیں ہے اس لئے اس ضمن میں میری بھی یہ تجویز ہے اور میں بھی عبدالاکبر خان کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! میں Appreciate کرتا ہوں عبدالاکبر خان کے خیالات کو اور ان کے جذبات کو بالکل قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کی بھی یہی خواہش ہے اور ہماری حکومت کی بھی۔ ہم بھی آئین کے مطابق چلنا چاہ رہے ہیں اور آئین کے مطابق چل رہے ہیں۔ ہم بھی قانون کی بالادستی چاہتے ہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس ہیں، وہ اپنے فریم ورک کے اندر کام کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ صوبائی حکومت بھی اپنے فریم ورک کے اندر کام کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر افہام و تفہیم رہے۔ ان کی اگر کوئی جائز بات ہے، وہ آکر ہمیں بتائیں اور اس کمیٹی کی تجویز کی میں حمایت بھی کرتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ ہم نے کونسے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی اور کہاں پر خلاف ورزی کی ہے؟ ہم نے کہاں پر ان کی حق تلفی کی ہے؟ ہم نے کہاں پر قانون کی خلاف ورزی کی ہے؟ اگر ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہو گی تو ہم اس پر پیچھے ہٹنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم کسی چیز کو انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہتے (تالیاں) اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی ایک Elected، باوجود اس کے کہ ہماری Reservations موجود ہیں اور اس سسٹم کے اندر جو نقائص ہیں، وہ ہم دور کرنا چاہتے ہیں، وہ ایک جگہ اپنی بات ہے لیکن Elected نمائندے خواہ وہ کونسلز ہوں خواہ وہ ٹی ایم ایز ہوں خواہ وہ ڈسٹرکٹ کونسلز ہوں۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ اس وقت تک کہ، ہمیں بھی یہ چاہیئے اور میں ان سے بھی گزارش کرونگا کہ وہ بھی ایک فریم ورک کے اندر کام کریں۔ صوبائی لوکل گورنمنٹ کے سیکشن 4 کے تحت وہ پراونشل گورنمنٹ کے فریم ورک کے اندر رہ کر کام کریں۔ اگر ان کی استعفی دینے کی بات تھی تو کم از کم

یہاں پر یہ فوری طور پر اس نوعیت کا ایک بحران پیدا کرنے کی بات ہے لیکن میری ان سے بھی گزارش ہے کہ یہاں اوپر جرنلسٹ بھی بیٹھے ہیں میری ان سی بھی گزارش ہے۔ اگر کسی کے منہ سے کوئی تلخ بات نکل جاتی ہے، اس کو پلیز اخبارات کے اندر نہ لیکر آئیں چونکہ افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرنے کے لئے جب تک سب لوگ، پوری کمیونٹی اور پورا معاشرہ اگر مدد نہیں کریگا تو پھر اس طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہینگی۔ پھر اس طرح کے بحران پیدا ہوتے رہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ایک بڑے عرصے کے بعد یہاں پر جمہوریت بحال ہوئی ہے، ہم اس گاڑی کو چلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی پٹڑی سے نہ اترے، ہم برداشت کرنا بھی جانتے ہیں۔ ہمارے کسی معزز رکن نے یہاں پر کبھی اگر کوئی غلط بات کی ہے تو ہم اس کو برداشت کریں گے اور میں ان سے بھی گزارش کرونگا، یہاں پہ چھوٹی موٹی باتیں رہیں گی، باہر کی باتوں کو بھی ہم برداشت کریں لیکن میری بھی ایک درخواست ہے کہ مختلف ڈسٹرکٹس کی طرف سے، ان سے بھی یہ بات کی جائے کہ اگر آپ ہمارے کسی ممبر صوبائی اسمبلی کے خلاف وہاں پر بات کرتے ہیں کہ ہم اس کو ڈسٹرکٹ کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیں گے، ہم اس پر پابندی لگائیں گے تو مہربانی کرکے آپ بھی اس طرح کی بات نہ کریں۔ آپ بھی جیل بھیجنے کی بات نہ کریں۔ ہم بھی آپ کو دل کے ساتھ اور سینے کے ساتھ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں یہ جمہوریت کی پٹڑی پر ابھی جو گاڑی چڑھی ہے یہ پٹڑی پہ چلتی رہے اور یوں ملک میں افہام و تفہیم کی فضاء قائم رہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر! ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمٹ تو نہیں ہوا ہے لیکن چونکہ اہم نوعیت کا ہے، لہذا یہ Leniency chair کی طرف سے ہے کہ اس کا کوئی Solution نکالتے ہیں۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: ہم چیئر کا دل و جان سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(قہقہہ)

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much.

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، ستاسو مشکور یو چې تاسو را له اجازت را کړو۔ سپیکر صاحب، څنګه چې عبد الاکبر خان صاحب خبره اوکړه او

مرید کاظم صاحب خبره اوکړه۔ شهزاده صاحب خبره اوکړی، منسټر صاحب خبره اوکړه، زه هم دا وایمه چې پکار دا ده چې ډیره موده پس او د ډیرو تکالیف نه پس دا جمهوریت راغلې دے په دې ملک کښې او پکار دا ده چې دا شې د صحیح طریقے سره اوچلیږی۔ او دا چې کومے استعفی ورکړے شوې دی، د دې باره کښې ځنګه چې مرید کاظم صاحب اووئیل چې داسې بیانونه د یو طرف نه راغلل چې خلق مشتعل شو چې یره پکار داوه چې داسې بیان دومره لوئے سړی له نه وو پکار۔ وئیلے به ئے وو چې یره افهام و تفهیم سره دا مسئله حل کوؤ۔ ځنګه چې زمونږه حاجی صاحب خبره اوکړه، زه هم دا وایم چې پکار داده، یو خو دا پرون قلب حسن صاحب خبره کوله چې تاسو کمیټی جوړه کړه، ډیر ښه مو اوکړل۔ خو هغه کمیټئی کښې تاسو Majority د ټریژری بنچز نه واغسته، دا اپوزیشن نه صرف یو کس تاسو واغستو، عبد الاکبر خان صاحب۔ پکار داوه چې بیلنس مو برابر کړے وے۔ ستاسو خپل Prerogative دے، هغې باندې مونږه اعتراض نه کوؤ۔ که داسې مو کړے وی نو لږه ښه خبره به وه۔ زما هم دا خواست دے چې د دې د پاره یوه وسیع کمیټی جوړه شې او په افهام و تفهیم سره د دې مسائل حل شې۔ اختلافات راځی، ولے چې یو نوے ټائر په حکومت کښې راغلو۔ مونږ دا ټول عمر، دا حکومتونه همیشه چې وو، په هغې کښې دا ټائر نه وو۔ هغه به همیشه د بلدیات ایکټ لاندے کیدل او صوبائی حکومت به په هغې باندې مکمل Empower وو۔ دا اوس ټائر داسې دے چې د دې دا Amendment چې دے، هغه هم صدر پاکستان نه به Approval اخلی نو بیا به هغه آرډیننس کښې تاسو Amendment کوئی۔ نه په دې وجه باندې اوس مجبوری دا ده۔.You have to tackle with them او طریقے سره د هغوې سره روانیدل پکار دی او صوبائی حکومت ته خواست کوم چې یو خو داسې سخت بیانونه نه دی پکار۔ او هغه هم د ځان سره Accommodate کړئی او دا شے د اوچلوی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریه، جناب سپیکر۔جناب سپیکر!دا عبد الاکبر خان صاحب چې کوم تجویز پیش کړو، دا پراونشل ګورنمنټ او ناظمین په اخباراتو کښې دویمه

ورځ ده۔ چې دا یو دغه دی چې Tense جوړ شوې دے۔ حقیقت دا دے چې هغه هم منتخب نمائندګان دی او د صوبائی اسمبلئی چې څومره ممبران دی، دا هم منتخب نمائندګان دی۔ مونږ د هغوی سره Tense نه غواړو خو تاسو د اختیاراتونه مخکښې حالت اوګورئی، هغوې دا وائی چې صوبائی ممبران چې کوم دی، دا به Legislation کوی، د هغوی نور څه کار په خلقو کښې نشته۔ مونږ د عوامو نه ووټ اغستی دی، هغوې هم د عوامو نه ووټ اغستی دی، مونږ چې خپلو حلقو ته لاړ شو، زه تاسو ته یو مثال درکومه ، زما سره پروف دے چې صوبائی ګورنمنټ د ناظمین په اختیاراتو کښې دخل کړے دے او ناظمین دصوبائی ګورنمنټ په اختیارات کښې دخل کوی، د هغې مثال دا دے چې ما او ملک ظفر اعظم، مونږ په خپل ډسټرکټ کښې Meeting call کړو، د D.C.O under ترقیاتی چارو متعلق او ډسټرکټ ناظم مو هم Call کړو چې راشه، Request مو ورته اوکړو چې ته مونږ سره میټنګ کښې کښینه، هغه میټنګ ته را نغلو۔ په دویمه ورځ ئے لیټرا پسې ایشو کړو، Officially چې د دوئ سره به میټنګ تاسو نه کوئی او دوئ چې بیا درځی، بیا به تاسو د دوئ سره میټنګ نه کوئی او څه Official correspondence چې وی، زما د اجازت نه بغیر به صوبے ته نه ځی۔ نو جناب سپیکر، مونږ هم منتخب نمائندګان یو، د حلقے نه مو هلته ووټ اغستې دے۔ستا دلته صوبه ده خو یوه صوبه د په ضلع کښې هم جوړه ده۔ مونږ خو ووټ هلته نه اغستے دے مونږ خو به هلته خلقو ته جواب ورکوؤ۔ هلته به خلق مونږ ته راځی۔ نن زه تا ته یو مثال درکومه چې څوک کرپشن کوی هغه باندې به څا مخا چیک اینډ بیلنس ساتو او دا سمبلی بیا د څه د پاره ده؟دا به ئے پرے ساتی۔ زما په ضلع کښې یو روډ جوړیږی، د هغې 38 لاکه روپو ټینډر شوې دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> یو منټ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> زه جواب----

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب Relevant د غه ته راشه کنه۔ زه هاؤس ته Put up کوم د Admission د پاره۔

میاں نثار گل: جواب در کومه جی، مطلب مے دا دے۔

جناب سپیکر: بس Conclude کړه۔

میاں نثار گل: مطلب مے دا دے چې کم از کم صوبائی ناظمین خو د دا ایم پی ایز او شماری، مونږ ایم پی ایز یو، خلقو ته کارونه کوؤ۔ خلق رانه کارونه غواړي۔ نن جناب سپیکر، ما واورئی جی، جناب سپیکر، نن څما ضلع کرک کښې روډ بلاک دے، تا ته پته ده۔

جناب سپیکر: ډیرے مے واوریدے۔ هغوي چې کوم تجویز کړے دے مطلب دا دے چې ته هم-----

میاں نثار گل: د هغې حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: نو بس صحیح شوه کنه۔ جناب مولانا امان الله حقانی صاحب۔

میاں نثار گل: خو د دې سره حمایت کوؤ چې د پراونشل اسمبلئی ممبران به هغه معزز شماری په ضلع کښې ۔

جناب سپیکر: هغه سردار ادریس په خپل Speech کښې وئیلی دی۔ مولانا امان الله حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! زمونږ فاضل رکن چې کومه خبره اوکړه، هغه ډیره انتهائی اہمه خبره ده، خو زه د یوے خبرې وضاحت کوم چې دا خبره اوشوه چې دے خلقو له پکار دی چې هغه دغه شان بیان نه ورکوی خو د هغوي بیان ته تاسو اوگورئی، هغوي په بیان کښې دا وئیلی دی چې یره دوئ له هم آئینی لار اختیارول پکار ده۔ دوئ چې استعفی گانے چاته ورکړی دی۔ نو لوکل گورنمنټ آرډیننس کښې څه لیکلی شوې دی؟ دوئ له خو چیف منسټر ته استعفی گانے ورکول پکار وو۔ او دوئ لاړل، صدر پاکستان ته ئے استعفی گانے ورکړے۔ نو زه وایمه چې بیا هم د افہام و تفہیم فضا پیدا کول پکار دی او

چې په کوم خلقو باندې د بد عنوانئ الزامات دی، د هغې د پاره یو آئینی طریقه کار دے او مونږ د دې پورا حمایت کوؤ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Adjournment motion moved by Honourable MPA, Abdul Akbar Khan may be admitted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is admitted.

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: نه، جناب سپیکر، چونکه په دې باندې بنه کافی بحث اوشو نو

I request and I beg to move that my Adjournment motion may be converted into a motion and a committee may be formed for negotiation with the District Nazim etc.

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان نے خو نکتہ پیش کیا ہے، ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس کو موشن میں Convert کیا جائے اور Motion کو Broad Based Special Committee کو Refer کیا جائے، تو۔

Is it the desire of the House that the motion moved by Honourable MPA, Abdul Akbar Khan, may be referred to Broad Based Special Committee of this House?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to a Broad Based Special Committee.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر، ہمیں موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: فرید خان پھر واک آؤٹ کر جائیں گے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، آدھا منٹ۔ اسلئے مجھے آپ کی اجازت چاہیئے۔

I am referring this invitation card which we have received. I would like the attention of the Treasury Benches also,

عبدالاکبر خان کی طرف بھی میں کر رہی ہوں آپ کی اجازت سے اس میں لکھا ہوا ہے۔

Akram Khan Durrani, Chief Minister NWFP requests the pleasure of the Company of Mrs. Riffat Akbar Swati w/o Muhammad Akbar Khan Swati, MPA, Sir…

جناب سپیکر: یہ Clerical mistake ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، تو دیکھیں نہ سر، پھر یہ فرنگیوں کی زبان ہمیں چھوڑنی پڑے گی، پھر اردو پہ آجائیں نا سر۔

جناب سپیکر: یہ Clerical mistake ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! ہم بیویوں کو بلایا جارہا ہے اور ہمارے ایم۔ پی۔ اے خاوند گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

Mr. Speaker: Honourable Riffat Akbar Swati is invited.
Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Sir.

جناب سپیکر: جناب فرید خان صاحب۔ کل جو آپ کی ایڈ جرنمنٹ موشن منسٹر کی عدم موجودگی کی وجہ سے رہ گئی تھی، میں آپ سے استدعا کرونگا کہ آپ اپنی ایڈ جرنمنٹ موشن ہاؤس میں پیش کریں۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: پلیز پلیز، قاری محمود صاحب۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! ضلع دیر بالا ثقافتی اور قدرتی حسن کے حوالے سے مالا مال علاقہ ہے لیکن عرصہ دراز سے انتہائی پسماندگی اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ثقافت وسیاحت کے حوالے سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ لہذا اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دیجائے۔ محترم سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خیال پرون د پرے ډیر خه وئیلی دی۔

جناب فرید خان: مختصر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرون د ډیر خه وئیلی دی۔ دا وخت کم دے۔

جناب فرید خان: مختصر یوه خبره پرے کومه۔

جناب سپیکر: مختصر یوه خبره اوکړه۔ خه د ویمه به نه کوے۔

جناب فرید خان: جی په یو سا کښې پرے یوه خبره کوم، په یو سا کښې۔

جناب سپیکر: بس دا ستا خپل کارر دے کہ Full stop کبنې کوے او کہ پہ Non stop کبنې ئے کوے۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب!ضلع دیر بالا د اوبو پہ حوالہ سرہ، د ځنګلاتو پہ حوالہ سرہ، د معد نیاتو پہ حوالہ سرہ او د سیاحت او د ثقافت پہ حوالہ سرہ یوہ مالا مال علاقہ دہ خو افسوس دا دے چې د مرکز پہ سطح باندې صوبائی ګورنمنټ چې خومرہ راغلی دی، د هغوی پہ سطح باندې او ملکی او بین الاقوامی سطح باندې پہ دې حوالہ سرہ هیڅ توجہ نہ دہ ورکړے شوې۔ دغہ وجہ دہ چې د پاکستان اکثر خلق د هغہ علاقے دے دومرہ وسائل نہ بے خبرہ پاتے شوی دی۔لہذا زما دا ګزارش دے چې دا د یوے کمیټئی تہ اوسپارلے شی او منسټر صاحب د طرفہ پہ دې فلور باندې هم د دې د پارہ یقین دهانی ورکړے شی چې د دې علاقے دغہ وسائل لہ داسې توجہ ورکړے شی، زہ ورتہ پہ دعوی سرہ یو ځل بیا دا خبرہ کومہ چې د صوبے کم از کم 30% ضروریات بہ ان شاءاللہ د ضلع دیر بالا د دې وسائل نہ او د دې سیاحت نہ پورا کیږی خو کہ دے لہ کافی توجہ ورکړے شی۔

جناب سپیکر: جی راجہ فیصل زمان خان،

راجہ فیصل زمان(وزیر سیاحت کھیل ثقافت): محترم سپیکر صاحب! جس طرح فرید خان صاحب نے پہلے بھی فرمایا تھا، ایک دفعہ ہماری ان سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے خود ہی جواب دیا تھا کہ جولائی کے مہینے میں یہ ہم سب کو وہاں دعوت دے رہے ہیں تو میرے خیال میں جتنی Projection میڈیا کی اس وقت ہوگی، اتنی کبھی بھی نہیں ہوگی۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ جتنی بھی میڈیا ہے، اس کو بھی وہاں Invite کریں۔ بحر حال اس میں تو کافی لوگوں کو آپ نے Invitation دی ہے، اس میں جتنی بھی Implications ہیں، ان کو دیکھ لیتے ہیں کہ اتنے لوگوں کو وہاں پر رکھنا، یہ مشکل کام ہے لیکن میں یہ کہوں گا اگر صحافت کے لوگوں کو آپ بلائیں گے تو ان کو وہاں رکھنے کے لئے بھی کوئی سسٹم ضرور ہونا چاہیئے۔Projection ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں۔ ہمارے اپنے پاؤں مضبوط ہوں تو اس کے اور ہم اپنے صوبے کی Projection بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔اور خاص طور پر مجھے جتنی بھی

جس ایم پی اے کی طرف سے بھی آئی ہیں، چاہے جس پارٹی سے بھی آئی ہیں، میں نے Suggestions ان کو لیا ہے۔ یہ تو ہماری اپنی پارٹی کے ممبر ہیں اور خاص طور پر سپیکر صاحب، ہم بڑے شکر گزار ہیں، وہ سٹینڈنگ کمیٹی بھی بنا چکے ہیں، ان کے ناموں کا شاید مجھے علم نہیں ہے لیکن اس کمیٹی میں بھی ہم ان کو بلالیا کریں گے اور ان کی جو Suggestions ہوں گی، وہ ان سے لیں گے اور ان پر پورا عمل کرنے کی کوشش کریں گے جی۔ پچیس لاکھ روپے ہمارے پاس ہیں، تقریباً ایک ملین اس کو Develop کرنے کے لئے بھی ہیں۔ تو جگہ کا تعین یہ خود کریں گے اور اس جگہ کو Develop کرنا ہمارا کام ہے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب فرید خان</u>: محترم جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خپل خیال د منسٹر معقول تجویز دے۔

<u>جناب فرید خان</u>: جی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو به باقاعده په هغه کمیټئ کښې را اوبلې او مطلب دا دے چې ستا سو رائے ته به وقعت ورکړی او ستا سو تجاویز چې څه دی، هغه به واوری۔

<u>جناب فرید خان</u>: جی جی، تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Not pressed.

<u>جناب امیر زداه</u>: سر! ما له موقع را کړئ۔ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: امیر زاده خان، څه پوائنټ آف آرډر دے؟

<u>جناب امیر زداه</u>: پوائنټ آف آرډر نه دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: پنځلس منټه پاتے دی او Call Attention Notices

<u>جناب امیر زاده</u>: مختصر جی، مختصر خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه جی، د کومے قاعدے خلاف ورزی شوې ده؟

<u>جناب امیر زداه</u>: دغه حوالے سره زه یو خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو به هم را او غواړی کنه۔ Including Amirzada Khan, Honourable Minister for….

جناب امیر زداہ: کل ایک تجویز آئی تھی، جو محترم نسرین خٹک صاحبہ کی طرف سے کہ پورے ملاکنڈ ڈویژن کے لئے ٹورزم ماسٹر پلان بنایا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سارے اس کمیٹی میں Discuss ہونگے نا۔ جو ٹورزم پہ کمیٹی ہے، تو آپ کی تجاویز لی جائیں گی۔

جناب امیر زداہ: ٹھیک ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Dr. Samin Mehmood Jan MPA, to please move her Call Attention Notice No. 347 in the House. Dr. Samin Mehmood Jan Sahiba, MPA, please.

ڈاکٹر سیمیں محمود جان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ "آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ٹرانسپورٹ کرایوں میں دن بدن اضافہ کیا جارہا ہے۔ یہ اضافہ ٹرانسپورٹرز کس حکومتی حکم نامے کے بغیر من مرضی سے کر رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا بحث کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر صاحب! ہم سب کو پتہ ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا ہے تو یہ تجویز ہے کہ جیسے ہی ڈیزل کی قمیتوں میں اگر اضافہ ہو یا کمی ہو، اسی کے ریٹ سے جو کراتے ہیں، جو ویگنوں اور بسوں میں ان کرایون کا ایک شیڈول جاری کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سیمین محمود جان: اور میں نے یہ Request کل بھی کی تھی۔ جب میرا کوئسچن تھا۔ کہ اگر ان کرایوں کو ہمارے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ اخباروں میں بھی جاری کریں۔ ریٹس، اور ٹی وی اور ریڈیو پر بھی ہو اور دوسرا یہ ہے کہ جو بسوں اور رویگنوں کے اڈے ہیں، وہاں پر جو ٹکٹ کاؤنٹرز ہیں، وہاں پر بھی باقاعدہ کرایوں کا Display ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قاری عبد اللہ بنگش صاحب!د دې بار ه کښې څه وایئی ؟

قاری محمد عبداللہ: جناب شکریہ، جناب سپیکر! میں ڈاکٹر سیمین صاحبہ کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق بھی کرتا ہوں اور حمایت بھی، ساتھ ساتھ ایک اضافہ، وہ یہ ہے کہ ہمارا پشاور سے پاراچنار، ٹل، کرم ایجنسی تک جتنی بھی فلائنگ کوچز وغیرہ ہیں، ان میں تین کی بجائے چار بندوں کو بٹھایا جاتا ہے، تو سیٹوں کے حساب سے مسافروں کو بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ تو کرائے کو معمول پہ لانے کے ساتھ ساتھ جو مسافروں کی سیٹیں ہیں، نشستیں ہیں، ان کے بارے میں بھی کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے کہ جو چودہ سیٹوں کی گاڑی ہے، اس میں سولہ بندوں کو کیسے بٹھاتے ہیں؟ اس طرح اٹھارہ بندوں کو سولہ بندوں کی جگہ پر بٹھانے سے مسافروں کو تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ تو اس کے لئے بھی کوئی مناسب بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر): محترم سپیکر صاحب! ڈاکٹر صاحبہ نے جو تجویز پیش کی ہے یا جس مسئلے کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے، وہ بہت اہم ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ان کو خود تو فلائنگ کوچ میں سفر کرنے کا موقع شاید نہیں ملتا ہے لیکن عوام کی نمائندگی انہوں نے کی ہے اور لوگوں کے احساسات کی ترجمانی ہے۔ اس لئے ہم نے ایک کمیٹی ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بنائی ہے جس میں ڈیرہ اسماعیل خان مانسہرہ، مینگورہ اور دیر کے ایم پی ایز بھی شامل ہیں اور ٹرانسپورٹ محکمے سے تعلق رکھنے والے سرکاری عمال بھی شامل ہیں اور اس کمیٹی کا مقصد بنیادی طور پر یہ ہے کہ ایک تو کرایوں کا تعین بھی ہو جائے اور جس مسئلے کی طرف مولانا عبداللہ بنگش صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ چودہ سیٹس ہوتی ہیں یا سولہ سیٹس اور اس سے زیادہ وہ سواریاں بٹھاتے ہیں۔ تو اس کے بارے میں بھی وہ فیصلے کریں گے۔ باقی ہم نے ڈی سی اوز کو بھی خط لکھا ہے کہ ناظمین اضلاع کو ساتھ بٹھا کر وہ لوکل سطح پر کرایہ جات کو طے کرلیں اور توجہ دلائی ہے کہ اب چونکہ ریٹس میں کچھ کمی ہے، اس کی بنیاد پر پورے صوبے میں کرایوں میں کمی آنی چاہیئے۔ لہذا اس مسئلے کو ہم نے Take-up کیا ہے۔ اور اس ایشو کو ہم نے اپنے دفتر میں لیا ہے۔ ان شاءاللہ اس کا حل نکل آئیگا۔

جناب سپیکر: میاں نثار۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب، محترم جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Mian Nisar Gul Sahib MPA, to please move his Call Attention Notice No. 350, in the House. Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو پشاور میں انڈسٹریل اسٹیٹ سے گندہ نالہ حیات آباد کے فیز نمبر 4 سے ہو کر گزارتا ہے، جس کی بدبو کی وجہ سے فیز 4 اور خاص کر 4 سیکٹر حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے علاقے کے لوگ بہت زیادہ عاجز آچکے ہیں۔ نیز اس سے مختلف قسم کی بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ ہے۔ اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ PC-I یا ماسٹر پلان میں اس نالے کو ڈھانپنے کا پروگرام تھا لیکن ابھی تک اس نالے کو نہیں ڈھانپا گیا۔ علاقے کے عظیم تر مفاد کے لئے اس نالے کو ڈھانپا جائے تاکہ لوگوں کو اس سے چھٹکارا مل جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! حقیقت دا دے دا حیات آباد کښې دا سې یو ګنده ناله وه که څوک هلته اوسیږی یا ګرځی نو بدبو راځی۔ نو زمونږ دا ګزارش دے چې دا PC-I مخکښې هم تیار وو که دے باندې څه کار تیز شی نو ډیره مهربانی به وی۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! په دې باندې ماته لږه موقع راکړئی۔ په دې باندې ما ایډجرنمنټ موشن داخل کړے دے۔

جناب سپیکر: څه جی۔ مولانا حقانی صاحب وائی چې ما پرے ایډجرنمنټ موشن داخل کړے دے۔ مطلب دا دے چې دے لږ واورئی نو بیا ایډجرنمنټ مطلب دا دے چې، څه۔

مولانا امان اللہ حقانی: چونکه په دې باندې ډیر تحقیقات شوې دی۔ جناب سپیکر صاحب، چې دا ګنده ناله ،یو څو انډسټریانے دا سی دی چې د هغه نه کوم مواد خارجیږی او دا ناله د حیات آباد بالکل په وسط کښې تیریږی او زمونږ ټوله علاقه خلیل د دې نه متاثر کیږی۔ دوه قسمه طریقے سره متاثر کیږی، یو خو ډیره خرابه بدبوی پهیلاویږی چې د هغې نه ټوله علاقه په بے چینئی کښې ده او بل د هغې نه چې کوم Pollution پیدا کیږی۔ بیماریانے ترے نه پیدا کیږی، هغې باندې باقاعده تحقیقات شوې دی۔ د ماشومانو د خارښ بیماریانے دی، د

خپرے بیماریانے دی۔ د دغه او بو چې کومے نمونے اغستلې شوې دی۔ د خواؤ شا علاقے نه، نو هلته کښې خلقو ته ډیره زیاته د صحت لویه خطره ده۔ نو ځما هم په دې باندې، زه د دوی د ایجرنمنټ موشن تائید کوم۔ چې د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اټینشن نوټس۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! که یو منټ ماله را کړئی۔

جناب سپیکر: جناب انور کمال خان صاحب! ځما په خیال تاسو ترے هم متاثره یئی۔

جناب انور کمال خان: زه مشکور یم۔ متاثره خو زه ځکه یم صاحبه چې د نالے په غاړه باندې مے کور دے او زما دا خپل خیال وو چې زه په هم دا دغه Move کومه، خو زه د دوئ هم ډیر زیات مشکور یمه او د حقانی صاحب هم ډیر زیات مشکور یمه چې هغوې دے طرف ته ستاسو توجه را اوګرځوله۔ جناب والا! دا زمونږه بد قسمتی ده چې د دې نالے په غاړه باندې زمونږه کور دے۔ حالانکه د انډسټریل اسټیټ چې کوم رولز دی چې دا کوم Waste product دے، Waste Material دے، دا د دې انډسټریز، چې څومره انډسټریز دی، دا د هغوې په ذمه دارئی کښې راځی چې هغوی به دا Wastage هلته خپله ختموی او یا به د هغې د پاره داسې معقول انتظام کوی چې هغه په Residential Area په مینځ کښې تیریږی نو کم از کم چې د بدبوئی باعث نه جوړیږی نو جناب والا، په لیدو کښې، کتو کښې او په خپله مشاهده کښې ډیر لوئے فرق دے۔ زه چونکه په دې علاقه کښې د اتو، لسو کالو راسې اوسیږم، نو دا احساس مونږ ته شته چې زمونږ غوندې نور کسان، خلق چې څوک په دې علاقه کښې اوسیږی، تر لرے لرے د دې بد بوئی ځی۔ تیر وخت حکومتونو کښې هم دا شے پوائنټ آؤټ شوې وو او هغه وخت ئے هم ګورنمنټ د دې د پاره یو معقول پروګرام جوړ کړے وو۔ خو چونکه سال 1999 کښې دا حکومتونه ختم شول نو مونږه دا توقع لرو چونکه حیات آباد یو Model Residential Area ده، یو دومره ځائسته ځائے دے چې بهر طرف نه، هر طرف نه دے ته خلق راځی او په حیات آباد کښې آبادیږی او دا سخا ناله چې کومه ده، د فیز 5 نه واخلئی، فیز 4 او د فیز 3 په مینځ کښې تیریږی او دا چې څومره علاقے، څومره Residential Areas دی، دا ټولے ترے

متاثره کیږی۔ نو مونږه دی حکومت ته دا درخواست دے چې دے د پاره د څه معقول بندوبست اوکړی یا خو دے انډسټریل اسټیټ والو ته دا وینا اوکړے شی چې دوئ د دې د پاره خپل بندوبست پخپله اوکړی۔ او که هغوې بندوبست نه کوی نو بیا د حکومت خپله دی د پاره څه معقول تجاویز راوړی او دے د پاره د بندوبست اوکړی۔

جناب سپیکر: جی، زما۔۔۔۔۔

مولانا امان اللہ حقانی: که په دې باندې ایډجرنمنټ موشن راشی او هغې باندې۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایډجرنمنټ موشن اوس نه شی راتلے۔ بس اوشو، کال اټینشن ته Convert شو۔ جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: صبا له به جی راځی۔

جناب سپیکر: نه بس ختم شو۔ دا خو دغه Matter وو، اوس Discuss شو۔ او کنه۔

جناب انور کمال خان: او جناب سپیکر، زه یو بل شې پوائنټ آؤټ کومه۔ زما خیال دا دے جی، زه ګورم چې عبد الاکبر خان ډیر بے چینه دے او زما خپل هغه شپږم حس دا وائی چې د ده نه څه شې ورک شوې دے، نو تاسو مهربانی اوکړئی، لږه انکوائری اوکړئی چې د ده نه څه ورک شوې دی چې ورته ئے پیدا کړی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!ما خو د شپے غلاګانے او ډاکے لیدلے وے خو نن په دې اسمبلئی کښې په رڼرا ورځ زما نه ډاکه اوشوله۔ او هغه دا چې زما دوه قراردادونه هغه تاسو په بشیر خان باندې پیش کړل، دستخط پرے ما کړے وو او تاسو په هغه باندې پیش کړل۔ دا خو عجیبه خبره ده ،زما قراردادونه څه شو؟او په مینځ کښې تاسو په هغه باندې پیش کړل۔

جناب سپیکر: ما ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر!دا ګلونه صرف د حیات آباد په خلقو باندې دی او که په دې نورو خلقو باندې هم شته؟تاسو د نوښار او د مردان حال اوګورئی چې د هغې څه حالت دے ؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس خان۔

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر! میں میاں نثار گل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ حیات آباد۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: گورئی منسټر صاحب، چې دا د ستاسو په نوټس کښې وی، هغه په خپله ډیفنس کالونئی کښې اوسی، او۔

جناب مظفر سید: منسټر صاحب نه تپوس اوکړئی چې تاسو ورته څه اووئیل چې په دې دے پوهه شو؟ هغه خو په پښتو نه پوهیږی سر۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: تو اس سلسلے میں ہماری میٹنگ بھی ہو چکی ہے، جس میں Environment اور لوکل گورنمنٹ اور وہاں کے ٹاؤن ناظم کے ساتھ میٹنگ ہو چکی ہے اور وہاں پر جتنی بھی انڈسٹریز موجود ہیں، اس سلسلے میں بھی چونکہ ٹریٹمنٹ پلانٹ کی لاگت تقریباً بیس یا پچیس لاکھ بنتی ہے اور میں نے Environment والوں کو اور لوکل گورنمنٹ کو وہاں پر ہدایات جاری کی ہیں کہ جتنا بھی وہ Sustainable Fund جو جتنا وہ دے سکتے ہیں، جو انڈسٹریز از خود دے سکتی ہیں، وہ کریں۔ باقی ہم بھی انکے ساتھ اس میں Help کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے ہم ان پر اتنا زیادہ دباؤ نہیں ڈالنا چاہتے چونکہ انڈسٹری ویسے بھی یہاں پر بند ہے یہ نہ ہو کہ وہ بند کر کے چلے جائیں اور یہ ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلد ہمارے پاس رپورٹ آجائے گی کہ وہ کتنا پیسہ اس پر خود لگانا چاہتے ہیں؟ اور باقی گورنمنٹ ان کو وہ پیسہ Provide کرے گی تاکہ وہاں پر، ظاہر ہے کہ اگر حیات آباد میں بدبو ختم ہو گئی تو یہاں ہمارا ہاؤس بھی معطر ہو جائیگا۔ اور وہاں پر خوشبو ہو گی تو ہمارے ہاؤس میں بھی وہ خوشبو پھیلے گی۔ تو ہم بخوبی اس سے آگاہ ہیں اور حیات آباد کی اہمیت سے بھی ہم آگاہ ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو ختم کرنے کے لئے حقانی صاحب نے بھی مجھ سے دو تین مرتبہ Contact کیا ہے اور اس پر مؤثر اقدامات کئے جائیں گے۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر! دوئ چې دا کومه خبره اوکړه، دا سیوریج پلان باره کښې خبره ده او دے باندې څه موثر پروګرام نشته، مونږ غواړو چې په دې باندې موثر پلاننګ اوکړی۔

جناب سپیکر: هغوی وائی مونږ ورله پلاننګ کوؤ۔ حقانی صاحب، کوی، کوی ان شاء اللہ۔

میاں نثار گل: میں سردار ادریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Next, Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, & Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra,MPA, to please move their joint Call Attention Notice No. 354, in the House. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please. He is absent. Mr. Iftikhar Ahmad Jhagra,MPA, please.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ صوبائی حکومت پشاور میں جوڈیشل کمپلیکس بنانا چاہتی ہیں جو کہ ایک احسن اقدام ہے مگر جہاں زمین کی ریکوزیشن کی جارہی ہے، وہ زرخیز زرعی زمین ہے۔ لہذا ایسی زمین پر یہ کمپلیکس بنایا جائے، جہاں زرخیز زمین متاثر نہ ہو۔ اس لئے کارروائی روک اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: کارروائی روک کر توجہ دلائی جائے؟

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: توجہ دلائی جائے۔ چې څه مو خوښه وی نو۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ لیکن دوسری جگہ اتنی بڑی زمین ہمارے پاس موجود نہیں تھی جو زمین ہمیں مل سکتی تھی اور نزدیک ترین اسی پر جوڈیشل کمپلیکس بنانے کے لئے ہم نے Recommendation دی ہے۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے اتنی ہی زمین ورسک روڈ پر پڑی ہے اور اتنی مہنگی زمین خریدنے کی کوششیں کی جارہی ہے۔ سرکار کی زمین ہے، حیات آباد میں اسمبلی کی زمین ہے، جہاں اسمبلی نہیں بن رہی ہے، جو Already سرکار کی ہے۔ اگر اسمبلی سے لی جائے۔ اب تو ویسے بھی وہاں پر نہیں بنارہے ہیں۔ اور جگہ پر آپکی اور زمینیں بھی ہیں اگر یہ کہیں تو وہ میں انہیں دکھا سکتا ہوں اور اس سے پچاس گنا سستی زمین ادھر پشاور سے ایک یا دو کلومیٹر دوران کو مہیا کی جاسکتی ہے۔

(تالیاں)

<u>محترمہ رفعت اکبر سواتی</u>: سر! میں اان کی تائید کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبد الاکبر خان کی کیوں آپ تائید نہیں کرتیں (قہقہے) جی، جناب ادریس صاحب۔

<u>وزیر بلدیات وودیہی ترقی</u>: ہم افتخار صاحب کی اس خواہش کا احترام کرتے ہیں جناب سپیکر، اور ہم اس کے لئے کوشش کریں گے، اگر کوئی سستی زمین، کوئی نزدیک ترین سستی زمین جسطرح سے انہوں نے Indicate کیا ہے، تو ہمیں سستی اگر مل جائے تو پھر ہمیں مہنگی زمین خریدنے کی ضرورت کیا ہے؟ اور اس پر آپ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ چلیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان شاءاللہ وہ تعاون کرینگے۔

<u>جناب افتخار احمد خان جھگڑا</u>: جناب! یہ بتاؤں کہ اسی رنگ روڈ پر جہاں یہ خرید رہے ہیں، لیفٹ سائیڈ پر گورنمنٹ کی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی زمین خالی پڑی ہے جس کے لئے شاید ایک ہسپتال دس سال پہلے بنانے کا ارادہ تھا اور آج تک وہ نہیں بنا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next, Qazi Muhammad Asad Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 355, in the House. Qazi Muhammad Asad Khan please.

<u>قاضی محمد اسد خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ ایک اہم، ملک ظفر اعظم صاحب، Sir there is cross talking going on.

<u>Mr. Speaker</u>: Please, no cross talking at all.

بالکل، قاضی صاحب آپ سے میں Agree کرتا ہوں۔

<u>قاضی محمد اسد خان</u>: جناب سپیکر! "آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی ایف 50 میں موضع درویش میں تقریباً پانچ سے چھ سال پہلے پرائمری سکول برائے طالبات کی عمارت تعمیر کی گئی تھی جو کہ ابھی تک خالی پڑی ہے جس سے ایک طرف تو حکومتی پیسے کا ضیاع ہو رہا ہے اور دوسری طرف علاقے کی بچیاں زیور تعلیم سے مسلسل محروم ہو رہی ہیں"، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں ہمیں اسکی۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: میں ایک لفظ میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ اے ڈی پی کی جو میٹنگ بلوائی گئی تھی اس میں تقریباً ایک ارب اور دس کروڑ روپے آئندہ مالی سال کے لئے تعلیم کے لئے مختص کئے گئے تھے اور پہلے بھی یہ بات ہو چکی ہے کہ نئی بلڈ نگز کے لئے اس میں پیسے نہ رکھے جائیں بلکہ جو بنی ہوئی بلڈ نگز ہیں، ان میں فنانس فراہم کیا جائے تاکہ ہمیں سٹاف مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔شکریه، سپیکر صاحب۔ دا زمونږ معزز رکن چې کوم سکول طرف ته توجه راوړلے ده جی، دا درویش کبنې یو گرلز پرائمری سکول دے چې د هغې عمارت تعمیر شوې دے سپیکر صاحب، او د هغې باؤنډری وال هغه باقی پاتے وو۔ اوس دے SAP پروگرام کبنې د هغې د باؤنډری وال د پاره منظوری شوې ده جی چې د هغه باؤنډری وال جوړ شی، هغې نه وروستو به فنانس ته بیا د Sanction د پاره د دې پوستهونه ځی۔ ان شاء الله چې دا به ډیر زر اوشی او دے سره سره داسې نور ډیر عمارتونه دی چې مونږه د هغې د Sanction د پاره فنانس ته رجوع کړې ده او دا مو کوشش دے چې دا سکولونه زر تر زره ډک کړو۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 9:30 AM tomorrow morning.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 5 اگست 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)